طبیعاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(iii) حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کے ذریعہ طے شدہ تمام ترجیحات اور مقاصد؛

(iv) ایسے سرمایہ کی مقدار اور نوعیت جس کے حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کی ایجنسیوں کے ذریعہ میٹروپولیٹن علاقہ میں لگائے جانے کا امکان ہے اور دیگر دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے صلاح کرے گی جن کی گورنر حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4) ہر ایک میٹروپولیٹن منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی حکومت کو بھیجے گا۔

موجودہ قوانین اور میونسپلٹیوں کا بنا رہنا۔

243ض و۔ اس حصہ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین (چوہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ سے ٹھیک پہلے کسی ریاست میں نافذ میونسپلٹیوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع جو اس حصہ کی توضیعات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس کے ذریعہ یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہیں کردیا جاتا ہے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک سال ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ کے ٹھیک پہلے موجود سبھی میونسپلٹیاں اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہے، اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشاء کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کردی جاتی ہیں، تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہینگی۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

243ض ز۔ اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، —

(الف) دفعہ ض الف کے تحت بنائے گئے یا بنائے جانے کے لیے

متشرح کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حدود مقرر کرنے یا ایسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کی تقسیم سے متعلق ہے، کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا۔

(ب) کسی میونسپلٹی کے لیے کوئی انتخاب ایسی انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقے سے پیش کی گئی ہے جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ ۹ ب

امداد باہمی انجمنیں

تعریفات۔

243ض ح- اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،—

(الف) ''مجاز شخص'' سے دفعہ 243ض ف میں اس طرح محولہ شخص مراد ہے؛

(ب) ''بورڈ'' سے کسی بھی نام سے موسوم ایسا ڈائریکٹروں کا بورڈ یا کسی انجمن امداد باہمی کی مجلس انتظامی مراد ہے، جسے انجمن کا کام کاج چلانے کی ہدایت اور کنٹرول سونپا گیا ہو؛

(ج) ''انجمن امداد باہمی'' سے کسی ریاست میں فی الوقت نافذالعمل امداد باہمی انجمنوں سے متعلق کسی قانون کے تحت رجسٹر شدہ یا رجسٹر شدہ سمجھی گئی کوئی انجمن مراد ہے؛

(د) ''کثیر ریاستی انجمن امداد باہمی'' سے فی الوقت نافذ العمل امداد باہمی کے متعلق کسی قانون کے تحت رجسٹر شدہ یا رجسٹر شدہ سمجھی گئی ایسی انجمن مراد ہے جس کے مقاصد ایک ہی ریاست تک محدود نہ ہوں؛

(ہ) ''عہدہ دار'' سے کسی انجمن امداد باہمی کا صدر، نائب صدر، چیر پرسن، نائب چیر پرسن، سکریٹری یا خزانچی مراد ہے اور اس میں کسی انجمن امداد باہمی کے بورڈ کے ذریعہ منتخب کئے جانے والا کوئی دیگر شخص شامل ہے؛

(و) ''رجسٹرار'' سے کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کی بابت مرکزی حکومت کے ذریعہ مقرر کیا گیا مرکزی رجسٹرار اور امداد باہمی انجمنوں کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے قانون کے تحت ریاستی حکومت کے ذریعہ مقرر کیا گیا انجمن امداد باہمی کا رجسٹرار مراد ہے؛

(ز) ''ریاستی ایکٹ'' سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنایا گیا کوئی قانون مراد ہے؛

(ح) ''ریاستی سطحی انجمن امداد باہمی'' سے ایسی انجمن امداد باہمی مراد ہے جس کی کارروائیوں کی وسعت کل ریاست تک ہو اور اس کی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون میں اس طرح تعریف کی گئی ہو۔

انجمن امداد باہمی کا سندیافتہ جماعت ہونا۔

243ض ط- اس حصے کی توضیعات کے تابع، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، رضا کارانہ ترتیب، جمہوری رکن۔ کنٹرول، رکن۔اقتصادی حصہ داری اور خود مختار فعل کاری کے اصولوں کی بنیاد پر امداد باہمی انجمنوں کے سند یافتہ جماعت ہونے، ضابطہ بندی اور خاتمے کی بابت توضیع کر سکے گی۔

بورڈ کے اراکین اور اس کے عہدہ داروں کی تعداد اور میعاد۔

243ض ی-(1) بورڈ، ڈائریکٹروں کی ایسی تعداد سے مل کر بنے گا جس کی توضیع ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ کرے:

بشرطیکہ کسی انجمن امداد باہمی کے ڈائریکٹروں کی تعداد اکیس سے تجاوز نہ کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ارکان کے حیثیت سے افراد پر مشتمل ہر ایک انجمن امداد باہمی کے بورڈ میں ایک نشست درج فہرست ذات یا درج فہرست قبائل کے لئے اور دو نشست خواتین کے لئے محفوظ رکھنے کے لئے توضیع

کرے گی اگر اشخاص کے ایسے درجے یا زمرے کے ارکان ہوں۔

(2) بورڈ کے منتخبہ ارکان اور اس کے عہدہ داروں کی میعاد عہدہ انتخاب کی تاریخ سے پانچ سال ہو گی اور عہدہ داروں کی میعاد بورڈ کی میعاد کے ساتھ ختم ہو گی:

بشرطیکہ اگر بورڈ کی میعاد عہدہ اس کی اصلی میعاد کے نصف سے کم ہے، تو بورڈ نامزدگی کے ذریعہ اتفاقی خالی جگہوں کو انہیں ارکان کے درجے میں سے، جن کی بابت وہ پیدا ہوئی ہوں، پر کرسکے گا۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ایسے اشخاص کو بورڈ کے ارکان کے طور پر شریک کرنے کے لئے توضیع کرے گی جن کے پاس بینکنگ، انتظام، مالیات کے میدان میں یا انجمن امداد باہمی کے ذریعہ کی جانے والی کارروائی یا اس کے مقاصد سے متعلق دیگر میدان میں مہارت ہو:

بشرطیکہ ایسے شریک ارکان کی تعداد فقرہ (1) کے پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ اکیّس ڈائریکٹروں کے علاوہ دو سے متجاوز نہیں کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے شریک ارکان کو ایسے رکن کی حیثیت سے انجمن امداد باہمی کے کسی انتخاب میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہو گا یا وہ بورڈ کے عہدہ دار منتخب ہونے کے اہل نہیں ہوں گے:

شرط یہ بھی ہے کہ انجمن امداد باہمی کے ڈائریکٹر کے طور پر کام کرنے والے بھی بورڈ کے رکن ہونگے اور ایسے ارکان فقرہ (1) کے پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ ڈائریکٹروں کے شمار کی غرض کے لئے علاحدہ ہوں گے۔

بورڈ کے ارکان کا انتخاب۔

243ض ک-(1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود بورڈ کا انتخاب، بورڈ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے منعقد کیا جائے گا تا کہ اس بات کو

یقینی بنایا جائے کہ بورڈ کے نئے منتخبہ ارکان ختم ہونے والے بورڈ کے ارکان کا عہدہ ختم ہونے کے فوراً بعد عہدہ سنبھال لیں۔

(2) انجمن امداد باہمی کے سبھی انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی ایسی اتھارٹی یا جماعت میں مرکوز ہو گی جیسا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے:

بشرطیکہ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ایسے انتخابات کے انعقاد کے لئے ضابطہ اور رہنما اصولوں کی توضیع کرسکے گی۔

بورڈ کی منسوخی اور معطلی اور عبوری انتظام۔

243ض ل-فی الوقت نافذ العمل کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود کوئی بھی بورڈ منسوخ نہیں کیا جائے گا یا ایسی مدت کے لئے معطل نہیں رکھا جائے گا جو چھ ماہ سے زائد ہو:

بشرطیکہ بورڈ کو منسوخ کیا جاسکتا ہے یا معطّل رکھا جاسکتا ہے اگر، —

(i) وہ متواتر کوتاہی کرے؛ یا

(ii) وہ اپنے فرائض انجام دینے میں لاپرواہی برتے؛ یا

(iii) بورڈ انجمن امداد باہمی یا اس کے ارکان کے مفاد کے تئیں کسی مضرت رساں فعل کا مرتکب ہوا ہو؛ یا

(iv) بورڈ کی تشکیل یا کار منصبی سال خوردہ ہوگئے ہوں؛ یا

(v) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ توضیع شدہ اتھارٹی یا جماعت ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے مطابق دفعہ 243ض ک کے فقرہ (2) کے تحت انتخاب منعقد کرنے میں ناکام ہو گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی کسی انجمن امداد باہمی کا بورڈ منسوخ نہیں کیا جائے گا یا معطّل نہیں رکھا جائے گا جہاں کوئی سرکاری حصہ داری نہ ہو یا حکومت کے ذریعہ قرضہ یا مالی معاونت نہ کی گئی ہو:

شرط یہ بھی ہے کہ اگر انجمن امداد باہمی بینکنگ کاروبار چلارہی ہو تو بینکنگ ضابطہ بندی ایکٹ،1949 کی توضیعات کا بھی اطلاق ہو گا:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ بینکنگ کاروبار چلانے والی کثیر ریاستی انجمن امداد باہمی سے مختلف انجمن امداد باہمی کی صورت میں، اس فقرے کی توضیع ایسے مؤثر ہو گی جیسے کہ ''چھ ماہ'' الفاظ کی جگہ پر ''ایک سال'' الفاظ رکھے گئے ہوں۔

(2) بورڈ کی منسوخی کی صورت میں ایسی انجمن امداد باہمی کے کام کاج کا انتظام چلانے کے لئے تقرر کیا گیا ناظم فقرہ (1) میں مصرحہ وقت کے اندر انتخابات کرانے کی کارروائی کرے گا اور انتظام منتخبہ بورڈ کو سونپ دے گا۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ناظم کی شرائط ملازمت کے لئے توضیعات کرسکے گی۔

امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ض م- (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں کے ذریعہ حسابات مرتب رکھے جانے اور ہر مالی سال میں کم سے کم ایک بار ایسے حسابات کا آڈٹ کرائے جانے کی بابت، توضیع کرسکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ کرنے کے اہل آڈیٹروں اور آڈٹ فرموں کے لئے کم از کم اہلیتیں اور تجربہ مقرر کرسکے گی۔

(3) ہر ایک انجمن امداد باہمی، اپنی مجلس عاملہ کے ذریعہ مقررہ فقرہ (2) میں مصرحہ آڈیٹر یا آڈٹ فرم سے آڈٹ کروائے گی:

بشرطیکہ ایسے آڈیٹروں یا آڈٹ فرموں کی تقرری ریاستی حکومت یا اس بابت ریاستی حکومت کے ذریعہ مجاز کسی اتھارٹی سے منظور شدہ پینل میں سے کی جائے گی۔

(4) ہر ایک انجمن امداد باہمی کے حسابات کا آڈٹ اس مالیاتی سال کے اختتام سے چھ ماہ کے اندر کیا جائے گا جس سے ایسے حسابات کا تعلق ہے۔

(5) کسی چوٹی کی انجمن امداد باہمی کی، جیسا کہ ریاستی ایکٹ میں تعریف کی جائے، حسابات کی رپورٹ، ایسے طریقے میں ریاست کی مجلس قانون ساز کے روبرو رکھی جائے گی جیسا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

مجلس عامہ کا اجلاس بلایاجانا۔

243ض ن- ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرسکے گی کہ ہر ایک انجمن امداد باہمی کی مجلس عامہ کا سالانہ اجلاس، کاروبار کے لین دین کے لئے مالیاتی سال ختم ہونے کے چھ ماہ کے اندر بلایاجائے گا جیسا کہ ایسے قانون میں توضیع کی جائے۔

رکن کااطلاع حاصل کرنے کا حق۔

243ض س- (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ امداد باہمی کے ہر رکن کی انجمن امداد باہمی کی بہیوں، اطلاع اور حسابات تک، جو ایسے رکن کے ساتھ کاروبار کے باقاعدہ لین دین میں ہوں، رسائی کے لئے توضیع کرسکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کی رو سے، ارکان کے ذریعہ اجلاس میں حاضر رہنے کی کم از کم ضرورت اور خدمات کے کم از کم درجہ کا استعمال کرنے، جیسا کہ ایسے قانون میں توضیع کی جائے، کی توضیع کرنے کے لئے انجمن امداد باہمی کے انتظام میں ارکان کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے توضیع کرسکے گی۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ارکان کے لئے امداد باہمی تعلیم اور تربیت کے لئے توضیع کرسکے گی۔

گوشوارے۔

243ض ع- ہر ایک انجمن امداد باہمی، ہر مالیاتی سال کے

اختتام پر چھ ماہ کے اندر مندرجہ ذیل امور کو شامل کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے ذریعہ نامزد اتھارٹی کے روبرو گوشوارے داخل کرے گی، یعنی:-

(الف)اس کی کار کردگیوں کی سالانہ رپورٹ؛

(ب)اس کی آڈٹ شدہ فرد حسابات؛

(ج) فاضل سامان کے نپٹارے، جیسا کہ انجمن امداد باہمی کی مجلس عامہ کے ذریعہ منظور کیاجائے، کے لئے منصوبہ؛

(د) انجمن امداد باہمی کے ذیلی قوانین میں ترمیمات، اگر کوئی ہوں، کی فہرست؛

(ہ) مجلس عامہ کے انعقاد کی تاریخ اور واجب ہونے پر انتخاب منعقد کئے جانے سے متعلق اعلان نامہ؛اور

(و)ریاستی ایکٹ کی کسی توضیع کی مطابقت میں رجسٹرار کو درکار کوئی دیگر اطلاع۔

جرائم اور تاوان۔

243ض ف- (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں سے متعلق جرائم اور ایسے جرائم کے لئے تاوان کی بابت توضیعات کرسکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت بنائے گئے قانون میں مندرجہ ذیل ترک فعل یا فعل کے ارتکاب کو جرائم کے طور پر شامل کیاجائے گا، یعنی:-

(الف) کوئی انجمن امداد باہمی یا اس کا کوئی رکن یا افسر جان بوجھ کر جھوٹا گوشوارہ یا جھوٹی اطلاع داخل کرے، یا کوئی شخص ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے تحت اس تیئں مجاز کسی شخص کے ذریعہ اس سے درکار کوئی اطلاع جان بوجھ کر داخل نہ کرے؛

(ب) کوئی شخص جان بوجھ کر یا بغیر کسی مناسب عذر کے کسی سمن، طلبی یا ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے تحت جاری کسی قانونی

تحریری حکم کی نافرمانی کرتا ہو؛

(ج) کوئی آجر، بغیر کسی مکتفی وجوہ کے، اپنے ملازم سے کی گئی کٹوتی کی رقم، کٹوتی کئے جانے کی تاریخ سے چودہ دنوں کے اندر انجمن امداد باہمی کو ادا کرنے میں ناکام رہے؛

(د) کوئی افسر یا نگراں جو جان بوجھ کر کسی انجمن امداد باہمی کی بہیوں، حسابات، دستاویزوں، ریکارڈ، زر نقد، ضمانت اور دیگر جائیداد کی، جس کا وہ ایک افسر یا نگراں ہے، نگرانی کسی مجاز شخص کو سونپنے میں ناکام رہے؛اور

(ہ)جو کوئی بورڈ کے ارکان یا عہدہ داروں کے انتخاب کے قبل، دوران یا مابعد بداعمالی کا کوئی راستہ اختیار کرے۔

کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کو اطلاق۔

243ض ص-اس حصے کی توضیعات کا اطلاق اس رڈوبدل کے تابع کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کو ہوگا کہ ''ریاست کی مجلس قانون ساز''، ''ریاستی ایکٹ'' یا ''ریاستی حکومت کے کسی حوالے کی تعبیر بالترتیب ''پارلیمنٹ''، ''مرکزی ایکٹ'' یا مرکزی حکومت'' کے طور پر کی جائے گی۔

یونین علاقوں کو اطلاق۔

243ض ق-اس حصے کی توضیعات کا اطلاق یونین علاقوں پر ہوگا اور قانون ساز اسمبلی کے بغیر یونین علاقوں پر اطلاق کی صورت میں، ریاست کی مجلس قانون ساز کا حوالہ دفعہ 239 کے تحت مقررہ اس کے ناظم کا حوالہ اور قانون ساز اسمبلی والے یونین علاقے کی صورت میں اس قانون ساز اسمبلی کا حوالہ ہوگا:

بشرطیکہ صدر، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توضیعات کا اطلاق کسی یونین علاقے پر یا اس کے کسی ایسے حصے پر نہیں ہوگا جیسا کہ اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے۔

موجودہ قوانین کا جاری رہنا۔

243ض ر-اس حصے میں کسی امر کے باوجود، آئین (ستانوے ویں

ترمیم)ایکٹ،2011 کے نفاذ سے عین قبل کسی ریاست میں نافذ امداد باہمی انجمنوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع، جو اس حصے کی توضیعات کے متناقض ہو، جب تک کہ مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر مجاز اتھارٹی کے ذریعہ اس کی ترمیم یا تنسیخ نہ کی جائے یا ایسے نفاذ کو ایک سال نہ گزر جائے، ان میں جو بھی کم ہو، نفاذ میں ہونا جاری رہے گی۔

حصہ 10

درج فہرست اور قبائلی رقبے

درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں کا نظم ونسق۔

244 -(1)پانچویں فہرست بند کی توضیعات کااطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے سوا کسی ریاست میں درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی پر ہو گا۔

(2)چھٹے فہرست بند کی توضیعات کا اطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزوم کی ریاستوں میں قبائلی رقبوں کے نظم ونسق پر ہو گا۔

آسام میں بعض قبائلی رقبوں پر مشتمل ایک خوداختیاری ریاست کا قیام اوراس کے واسطے مقامی مجلس قانون ساز یاوزیروں کی کونسل یا دونوں کابنانا۔

244الف- (1)اس آئین کے کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ریاست آسام کے اندر چھٹے فہرست بند کے پیرا20 کے آخر میں دیئے ہوئے جدول کے حصہ -1- میں صراحت کیے ہوئے سب قبائلی رقبوں یا ان میں سے کسی رقبہ پر (کلّی یا جزوی طور پر) مشتمل ایک خود اختیاری ریاست بنا سکے گی اوراس غرض سے اس کے لیے —

(الف)ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا جزوی طور پر نامزداور جزوی طور پر منتخب ہو،اس خوداختیاری ریاست کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے،یا

(ب)ایک وزیروں کی کونسل،

یا دونوں بنا سکے گی جن کی تشکیل، اختیارات اور کار ہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) کوئی ایسا قانون جس کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، خاص طور سے—

(الف) ریاستی فہرست یا متوازی فہرست میں مندرجہ ان امور کی صراحت کر سکے گا جن کے بارے میں اس خود اختیاری ریاست کی مجلس قانون ساز کو، خواہ ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کو اس سے خارج کر کے یا دیگر طور پر، اس پوری ریاست یا اس کے کسی جز کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہو گا؛

(ب) ان امور کا تعین کر سکے گا جن پر اس خود اختیاری ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو گی؛

(ج) توضیع کر سکے گا کہ ریاست آسام کے وصول کیے ہوئے کسی ٹیکس کو اس خود اختیاری ریاست کو اس حد تک تفویض کیا جائے جس حد تک اس آمدنی کا اس خود اختیاری ریاست کی آمدنی ہونا سمجھا جائے؛

(د) توضیع کر سکے گا کہ اس آئین کی کسی دفعہ میں ریاست کے کسی حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں اس خود اختیاری ریاست کا حوالہ شامل ہے؛ اور

(ہ) ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جو ضروری متصور ہوں۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کی کوئی ترمیم جس حد تک ایسی ترمیم کا تعلق فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر سے ہو، موثر نہ ہو گی تاوقتیکہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس ترمیم کو منظور نہ کریں۔

(4) کسی ایسے قانون کا جس کا اس دفعہ میں حوالہ ہے، دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیع ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

حصہ 11

یونین اور ریاستوں کے مابین تعلقات

باب-1- قانون سازی کے تعلقات

قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کی وسعت۔

245- (1)اس آئین کی توضیعات کے تابع، پارلیمنٹ بھارت کے پورے علاقے یااس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے پورے علاقہ یااس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی۔

(2)پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کا اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس کا نفاذ بیرون علاقہ ہو گا۔

پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کا موضوع۔

246 -(1)فقرات (2)اور (3)میں کسی امر کے باوجود صرف پارلیمنٹ کو ہی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں ''یونین فہرست'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے)قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(2)فقرہ(3)میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو اور فقرہ(1) کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مندرج

ہیں (جس کا اس آئین میں ''متوازی فہرست'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے تابع صرف کسی ریاست کی مجلس قانون سازی کو ایسی ریاست یا اس کے کسی حصہ کے لیے ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 2 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں ''ریاستی فہرست'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(4) پارلیمنٹ کو بھارت کے علاقہ کے کسی ایسے حصہ کے لیے جو کسی ریاست میں شامل نہ ہو کسی امر کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے باوجود اس کے کہ جو ایسا امر ہو جو ریاستی فہرست میں مندرج ہو۔

مال اور خدمات ٹیکس کی بابت خصوصی توضیع۔

246 الف۔(1) دفعات 246 اور 254 میں درج کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو، اور فقرہ (2) کے تابع ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کو، یونین کے ذریعہ یا اس ریاست کے ذریعہ عائد مال اور خدمات ٹیکس کی بابت قانون بنانے کا اختیار ہے۔

(2) جہاں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاست تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں ہوتی ہے، وہاں پارلیمنٹ کو مال اور خدمات ٹیکس کی بابت قوانین بنانے کا بالکلیہ اختیار حاصل ہے۔

تشریح۔اس دفعہ کی توضیعات، دفعہ 279 الف کے فقرہ (5) میں مصرحہ مال اور خدمات ٹیکس کی بابت مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے ذریعہ سفارش کی گئی تاریخ سے مؤثر ہوں گی۔

بعض زائد عدالتوں کے قیام کی بابت توضیع کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

247-اس باب میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، یونین فہرست میں مندرجہ امور کی بابت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین یا موجودہ قوانین کو بہتر طور پر نافذ کرنے کے لیے زائد عدالتیں قائم کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ توضیع کر سکے گی۔

قانون سازی کے بقیہ اختیارات۔

248-(1) دفعہ 246الف کے تابع پارلیمنٹ کو کسی امر کے بارے میں جو متوازی فہرست یا ریاستی فہرست میں مندرج نہیں ہیں کسی قانون کے بنانے کا کلی اختیار حاصل ہے۔

(2) ایسے اختیار میں کسی ٹیکس کو، جس کا ذکر ان فہرستوں میں سے کسی فہرست میں نہیں ہے، عائد کرنے والے کسی قانون کو بنانے کا اختیار شامل ہو گا۔

پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے کسی امر کی بابت قومی مفاد میں قانون سازی کا اختیار۔

249-(1) اس باب کی توضیعات میں متذکرہ بالا کسی امر کے باوجود، اگر راجیہ سبھا نے قرار داد کے ذریعہ جس کی تائید ان ارکان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان نے کی ہو جو موجود ہوں اور ووٹ دیں قرار دیا ہو کہ قوم کے مفاد میں ضروری یا قرین مصلحت ہے کہ دفعہ 246الف کے تحت توضیع شدہ مال اور خدمات ٹیکس یا ریاستی فہرست میں مندرجہ کسی امر کے متعلق جس کی صراحت قرار داد میں کی جائے، پارلیمنٹ کو قوانین بنانے چاہیے تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ اس قرار داد کے نافذ رہنے تک اس امر کے متعلق بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنائے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت منظورہ کوئی قرار داد اتنی مدت تک جو ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی اس میں صراحت کی جائے، نافذ رہے گی:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی کوئی قرار داد ایسی کسی قرار داد کے نفاذ کی برقراری کو منظور کرتے ہوئے فقرہ (1) میں توضیع کیے گیے طریقہ پر منظور کی جائے تو ایسی قرار داد اس تاریخ سے مزید ایک سال تک نافذ رہے گی جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتی۔

(3) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر فقرہ (1) کے تحت قرار داد منظور نہ کی جاتی، اس قرار داد کے نفاذ کے موقوف ہو جانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے

کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کیے گیے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

ریاستی فہرست میں درج کسی امر کی بابت پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار اگر ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو۔

250-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل رہے، پارلیمنٹ کو بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے بارے میں دفعہ 246 الف کے تحت توضیع شدہ مال اور خدمات ٹیکس یا ریاستی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر ہنگامی حالت کا اعلان نامہ اجرا نہ ہوتا اس ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کے نفاذ کے موقوف ہو جانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کے پہلے کیے گیے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

دفعات 249 اور 250 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاستی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

251- دفعہ 249 اور 250 میں کسی امر سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایسا قانون بنانے کا اختیار محدود نہ ہو گا جس کے بنانے کا اختیار اسے اس آئین کے تحت حاصل ہے لیکن اگر کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی، جس کو مذکورہ دفعات میں سے کسی دفعہ کے تحت بنانے کا اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے، کسی توضیع کے نقیض ہو تو پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون حاوی رہے گا خواہ وہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے پہلے یا بعد منظور کیا گیا ہو اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک نافذ نہ رہے گا لیکن صرف اسی مدت تک جب تک پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون نافذ العمل رہے۔

پارلیمنٹ کا دو یازیادہ ریاستوں کے لیے رضا مندی سے قوانین بنانے کا اختیار اور کسی دیگر ریاست کا ایسے قوانین کواختیار کرلینا۔

252-(1)اگر دویازیادہ ریاستوں کی مجالس قانون ساز کو یہ مناسب معلوم ہو کہ ان امور میں سے کسی امر کی نسبت جس کے بارے میں پارلیمنٹ کو دفعات 249 اور 250 میں توضیع کیے گیے طریقہ کے سوائے قوانین بنانے کا اختیار حاصل نہیں ہے، پارلیمنٹ ایسی ریاستوں میں قانون کے ذریعہ ضابطہ بندی کرے اور اگراس منشا کی قرار دادیں ان ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے سب ایوانوں سے منظور ہو جائیں تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ وہ اس امر کی ضابطہ بندی کی غرض سے ایک ایکٹ منظور کرے اور اس طرح منظور کیے ہوئے کسی ایکٹ کا اطلاق ایسی ریاستوں پر نیز کسی دوسری ریاست پر ہو گا جو بعد میں اس کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی یا جہاں دو ایوان ہوں ہر دو ایوان کی اس بارے میں منظورہ قرار داد کے ذریعہ اختیار کرے۔

(2)پارلیمنٹ کے اس طرح منظورہ کسی ایکٹ کی ترمیم یا تنسیخ پارلیمنٹ کے ایسے ایکٹ سے ہو سکے گی جو اس طرح منظور یا اختیار کیا جائے لیکن کسی ایسی ریاست کے متعلق جس پر اس کا اطلاق ہو تا ہو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے اس کی ترمیم یا تنسیخ نہ ہو گی۔

بین الاقوامی اقرار ناموں کو روبہ عمل لانے کے لیے قانون سازی۔

253- اس باب کی ماقبل توضیعات میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو کسی دوسرے ملک یا ملکوں کے ساتھ عہد نامہ، اقرار نامہ یا عہد وپیمان یا کسی بین الاقوامی کانفرنس، انجمن یا دوسری جماعت میں کیے ہوئے تصفیہ کی تعمیل کرنے کے لیے بھارت کے کل علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

254-(1)اگر ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی جس کے بنانے کی پارلیمنٹ مجاز ہے یا متوازی فہرست میں تعین کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی موجودہ قانون کی توضیع

کے نقیض ہو تو فقرہ (2) کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون چاہے وہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا بعد میں منظور ہوا ہو یا، جیسی کہ صورت ہو، موجودہ قانون حاوی رہے گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک باطل ہو گا۔

(2) جب متوازی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون میں کوئی ایسی توضیع ہو جو اس امر کی بابت اس سے پیشتر پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا کسی موجودہ قانون کی کسی توضیع کے نقیض ہو تو ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا اس طرح بنایا ہوا قانون اگر وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو تو اس ریاست میں حاوی رہے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو کسی بھی وقت اس امر کے متعلق کسی ایسے قانون کے وضع کرنے میں جس میں ایسا قانون شامل ہے جس سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس طرح بنائے ہوئے قانون میں اضافہ، ترمیم، تبدیلی یا اس کی تنسیخ ہوتی ہے، مانع نہ ہو گا۔

سفارشات اور ماقبل منظوریوں کے تعلق سے ضرورتوں کا صرف طریق کار کے امور سمجھا جانا۔

255-پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ یا کسی ایسے ایکٹ میں کوئی توضیع صرف اس وجہ سے باطل نہ ہو گی کہ اس کے لیے کوئی سفارش یا ماقبل منظوری، جو اس آئین کی رو سے درکار تھی نہیں دی گئی تھی، اگر اس ایکٹ کی منظوری —

(الف) جہاں گورنر کی سفارش درکار تھی، گورنر یا صدر نے دی تھی؛

(ب) جہاں راج پرمکھ کی سفارش درکار تھی، راج پرمکھ نے دی تھی؛

(ج) جہاں صدر کی سفارش یا ماقبل منظوری درکار تھی، صدر نے دی تھی۔

باب 2
تعلقات نظم و نسق
عام

ریاستوں اور یونین کا وجوب۔

256-[1] ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون اور ایسے موجودہ قوانین کی جن کا اطلاق اس ریاست میں ہوتا ہو تعمیل ہونے کا یقین ہو جائے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہو گی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔

بعض صورتوں میں ریاستوں پر یونین کا اختیار۔

257-(1) ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ اس سے یونین کے عاملانہ اختیار کے استعمال میں رکاوٹ نہ ہو یا اس کو مضرت نہ پہنچے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہو گی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔

(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر اور نگہداشت کے بارے میں ہدایتیں دینے

1۔ ریاست جموں و کشمیر پر اطلاق کی صورت میں دفعہ 256 کا نشان تبدیل کر کے اس کو اس دفعہ کا فقرہ (1) کر دیا جائے اور حسب ذیل اضافہ کیا جائے، یعنی:۔
(2) ریاست جموں و کشمیر اپنے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طور سے کرے گی کہ یونین کو آئین کے تحت اس ریاست کے متعلق اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کے انجام دینے میں سہولت ہو اور خاص طور سے مذکورہ ریاست، اگر یونین کا مطالبہ ہو تو، یونین کی جانب سے اور اس کے خرچ پر جائیداد حاصل یا طلب کرے گی اور اگر جائیداد اس ریاست کی ملکیت ہو تو اس کو ان شرائط پر، جن پر قرارداد ہو جائے، یونین کو منتقل کر دے گی اور ایسا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں ان شرائط پر منتقل کر دے گی جن کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

تک ہو گی جن کا ہدایت میں قومی یا فوجی اہمیت کا ہونا قرار دیا جائے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کے یہ معنی نہ لیے جائیں گے کہ اس سے شاہراہوں یا آبی راہوں کو قومی شاہراہیں یا قومی آبی راہیں قرار دینے کے پارلیمنٹ کے اختیار پر یا اس طرح قرار دی ہوئی شاہراہوں یا آبی راہوں کے بارے میں یونین کے اختیار پر یا بحری، بری اور فضائی فوج کے کام سے متعلق اس کے کارہائے منصبی کے جز کے طور پر رسل ورسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کے اختیار پر پابندی ہے۔

(3) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان تدابیر کے بارے میں ہدایت دینے پر بھی ہو گی جو اس ریاست کے اندر ریلوں کی حفاظت کے لیے اختیار کی جانی ہوں۔

(4) جب کسی ایسی ہدایت کی تعمیل کرنے میں جو کسی ریاست کو فقرہ (2) کے تحت کسی رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کی نسبت یا فقرہ (3) کے تحت ان تدابیر کی نسبت دی گئی ہو جو کسی ریلوے کی حفاظت کے لیے اختیار کی جانی ہوں اس سے زیادہ صرفہ ہوا ہو، جو ریاست کے معمولی فرائض کی انجام دہی میں ہوا ہوتا، اگر ایسی ہدایت نہ دی گئی ہوتی تو بھارت کی حکومت اس ریاست کو اس ریاست کے اس طرح کیے ہوئے زائد صرفے کی بابت ایسی رقم جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم دے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

257الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 33 کے ذریعہ (20.6.1979) سے حذف۔

بعض حالات میں ریاستوں کو اختیارات وغیرہ عطا کرنے کا یونین کا اختیار۔

258- (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر، کسی ریاست کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے، جس تک یونین کے اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کا اطلاق کسی ریاست

میں ہوتا ہو، باوجود اس کے کہ وہ ایسے امر کے متعلق ہو، جس کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار نہ ہو، اس ریاست یا اس کے عہدہ داروں اور حکام کو اختیار عطا کر سکے گا اور ان پر فرائض عائد کر سکے گا یا اختیار عطا کرنے کا اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کر سکے گا۔

(3) جب اس دفعہ کی رو سے کسی ریاست یا اس کے عہدہ داروں یا حکام کو اختیارات اور فرائض عطا کیے گیے ہوں یا ان پر عائد کیے گیے ہوں تو بھارت کی حکومت ریاست کو نظم و نسق کے زائد صرفے کی نسبت، جو ریاست کو ان اختیارات کے استعمال یا فرائض کے انجام دینے میں کرنے پڑے ہوں، ایسی رقم ادا کرے گی جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں ایسی رقم ادا کرے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

یونین کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا ریاستوں کا اختیار۔

258الف- اس آئین میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر بھارت کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

259- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

بھارت کے باہر کے علاقوں کے تعلق سے یونین کا اختیار سماعت۔

260- بھارت کی حکومت کسی ایسے علاقہ کی حکومت سے جو بھارت کے علاقہ کا حصہ نہ ہو، اقرار نامہ کے ذریعہ کوئی عاملانہ، قانون سازی سے متعلقہ یا عدالتی کارہائے منصبی، جو اس علاقہ کی حکومت میں مرکوز ہوں، اپنے ذمہ لے سکے گی لیکن ایسا ہر ایک اقرار نامہ ملک غیر میں اختیار کے استعمال سے متعلق کسی نافذ الوقت قانون کے تابع اور اس سے محکوم ہو گا۔

سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیاں۔

261- بھارت کے پورے علاقہ میں یونین اور ہر ریاست

کے سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیوں کی صحت پر کامل اعتماد کیا جائے گا اور اس کو وقعت دی جائے گی۔

(2) وہ طریقہ جس کے بموجب اور وہ شرائط جن کے تحت فقرہ (1) میں مذکورہ افعال، ریکارڈ اور کارروائیاں ثابت کی جائیں گی اور ان کے اثر کا تعین کیا جائے گا، ایسی ہوں گی جن کی پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی رو سے توضیع کی گئی ہو۔

(3) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں دیوانی عدالتوں کے دیئے ہوئے یا صادر کیے ہوئے حتمی فیصلے یا احکام اس علاقہ کے اندر کسی جگہ قانون کے بموجب قابل تعمیل ہوں گے۔

پانی کے متعلق تنازعات

بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کے پانی سے متعلق تنازعات کا تصفیہ۔

262-(1) پارلیمنٹ کسی بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کے یا اس کے اندر پانی کے استعمال، تقسیم یا اس پر اختیار سے متعلق کسی تنازع یا شکایت کا تصفیہ کرنے کے لیے بذریعہ قانون توضیع کر سکے گی۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، بذریعہ قانون، توضیع کر سکے گی کہ نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کوئی دیگر عدالت کسی ایسے تنازع یا شکایت کے بارے میں اختیار سماعت استعمال کرے گی جس کا حوالہ فقرہ (1) میں ہے۔

ریاستوں کے مابین رابطہ

بین ریاستی کونسل کے بارے میں توضیعات۔

263-اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایک ایسی کونسل کے قیام سے جس پر—

(الف) ان تنازعات کی تحقیقات کرنے اور ان کے بارے میں صلاح دینے کا، جو ریاستوں کے مابین پیدا ہوئے ہوں؛

(ب) ان موضوعات کی تفتیش اور ان پر بحث کرنے کا، جن میں

چندیا تمام ریاستوں یا یونین اور ایک یا زیادہ ریاستوں کا مشترکہ مفاد؛یا

(ج) کسی ایسے موضوع پر سفارشات کرنے اور خاص طور سے اس موضوع کے متعلق حکمت عملی اور کارروائی میں بہتر باہم ربط کے لیے سفارشات کرنے کا،

فرض عاید کرنے سے مفادات عامہ پورے ہوں گے، تو صدر کے لیے جائز ہو گا کہ بذریعہ حکم، ایسی کونسل قائم کرے اور ان فرائض کی نوعیت کا جو اس کو انجام دینے ہوں اور اس کی تنظیم اور طریق کار کا تعین کرے۔

حصہ 12

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب -1- مالیات

عام

تعبیر۔

264- اس حصہ میں ''مالیاتی کمیشن'' سے ایسا مالیاتی کمیشن مراد ہے جس کو دفعہ 280 کے تحت تشکیل دیا گیا ہو۔

قانونی اختیار کے بغیر ٹیکس نہ لگائے جائیں گے۔

265- قانونی اختیار کے بغیر نہ تو کوئی ٹیکس لگایا جائے گا اور نہ وصول کیا جائے گا۔

بھارت اور ریاستوں کے مجتمعہ فنڈ اور سرکاری کھاتے۔

266-(1) دفعہ 267 کی توضیعات اور اس باب کی ان توضیعات کے تابع جو بعض ٹیکس اور محصولات کی کل خالص آمدنی یا اس کے جز کو ریاستوں کے تفویض کرنے سے متعلق ہوں، جملہ آمدنی سے، جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں، جملہ قرضوں سے جو اس حکومت نے سرکاری ہنڈیاں اجرا کر کے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے، جو اس حکومت کو قرضوں کی باز ادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمعہ فنڈ قائم ہو گا جس کا نام ''بھارت کا مجتمعہ فنڈ'' ہو گا اور جملہ آمدنی سے جو کسی ریاستی حکومت کو وصول ہو، جملہ قرضوں سے

جو اس حکومت نے سر کاری ہنڈیاں اجرا کر کے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے جو اس حکومت کو قرضوں کی بازادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمعہ فنڈ قائم ہو گا جس کا نام ''ریاست کا مجتمعہ فنڈ'' ہو گا۔

(2) بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کو ان کی جانب سے وصول شدہ جملہ دیگر سر کاری رقوم، جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے سر کاری کھاتہ یا ریاست کے سر کاری کھاتہ میں جمع کی جائیں گی۔

(3) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف نہ ہو گا سوائے اس کے کہ وہ قانون کے بموجب اور ان اغراض کے لیے ہوں اور اس طریقہ سے ہوں جن کی اس آئین میں توضیع ہے۔

اتفاقی مصارف فنڈ۔

267-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ''بھارت کا اتفاقی مصارف فنڈ'' کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعہ تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ صدر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تا کہ وہ دفعہ 115 یا دفعہ 116 کے تحت پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ ایسے خرچ کا مجاز کیے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ''ریاستی اتفاقی مصارف فنڈ'' کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعے تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ گورنر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تا کہ وہ دفعہ 205 یا دفعہ 206 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز کے قانون کے ذریعے ایسے خرچ کا مجاز کئے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم

محصولات جن کو یونین نے عائد لیکن ریاستوں نے وصول اور صرف کیا ہو۔

268-(1) ایسے رسوم اسٹامپ، جن کا ذکر یونین فہرست میں ہے، بھارت کی حکومت عائد کرے گی لیکن ان کو۔

(الف) اس صورت میں، جہاں ایسے محصولات کسی یونین علاقہ کے اندر عائد کیے جا سکتے ہیں، بھارت کی حکومت وصول کرے گی؛ اور

(ب) دیگر صورتوں میں، ان کو ایسی ریاستیں وصول کریں گی جن کے اندر فرداً فرداً ایسے محصولات وصول کیے جا سکتے ہیں۔

(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے محصول کی آمدنی جو کسی ریاست کے اندر لگایا جا سکتا ہے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز نہیں ہو گی بلکہ اس ریاست کو تفویض کر دی جائے گی۔

وہ ٹیکس جن کو یونین عائد اور وصول کرے گی لیکن ان کو ریاستوں کو تفویض کیا جائے گا۔

269(1) مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس اور مال ترسیل کرنے پر ٹیکس ماسوائے اس کے جیسا کہ دفعہ 269 الف میں توضیع کی گئی ہے، بھارت کی حکومت کے ذریعہ عائد اور وصول کیے جائیں گے لیکن فقرہ (2) میں وضع کیے گئے طریقے سے یکم اپریل، 1996 کو یا اس کے بعد ریاستوں کو تفویض کر دیے جائیں گے یا تفویض کیے گئے سمجھے جائیں گے۔

تشریح۔ اس فقرہ کی اغراض کے لیے،۔۔

(الف) اصطلاح ''مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس'' سے

اخبارات کے سوا دوسرے مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس جب ایسی بکری یا خرید بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران واقع ہو، مراد ہے؛

(ب) اصطلاح ''مال ترسیل کرنے پر ٹیکس'' سے مال ترسیل کرنے پر ٹیکس (چاہے ترسیل اسے کرنے والے شخص کو یا کسی دیگر شخص کو کی گئی ہو) جہاں ایسی ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران ہو، مراد ہے۔

(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے ٹیکس کی خالص آمدنی سوائے ایسی آمدنی کے جو یونین علاقوں سے ہونے والی آمدنی کہی جاسکتی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز نہ ہو گی بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کر دی جائے گی جن کے اندر وہ محصول یا ٹیکس اس سال میں عائد ہو سکتا ہو اور ان ریاستوں میں تقسیم کے ایسے اصولوں کے مطابق تقسیم کر دی جائے گی جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، مرتب کر سکے گی۔

(3) پارلیمنٹ اس امر کا تعین کرنے کی غرض سے کہ مال کی بکری یا خرید یا ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران کب واقع ہوتی ہے، قانون کے ذریعہ، اصول مرتب کر سکے گی۔

بین ریاستی تجارت اور بیوپار کے سلسلے میں مال اور خدمات ٹیکس عائد کرنا اور وصول کرنا۔

269الف۔ (1) بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں فراہمی پر مال اور خدمات ٹیکس بھارت کی حکومت کے ذریعہ عائد اور وصول کیے جائیں گے اور ایسے ٹیکس کو یونین اور ریاستوں کے درمیان ایسے طریقے سے تقسیم کیا جائے گا جس کی توضیع قانون کی رو سے مال اور خدمات ٹیکس کونسل کی سفارشوں پر پارلیمنٹ کے ذریعہ کی جائے۔

تشریح۔اس فقرہ کی اغراض کے لیے بھارت کے علاقے میں در آمد کے سلسلے میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں فراہمی سمجھی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست کو تقسیم کی گئی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہو گی۔

(3) جہاں فقرہ (1) کے تحت عائد ٹیکس کی شکل میں وصول کی گئی کسی رقم کو دفعہ 246الف کے تحت کسی ریاست کے ذریعہ عائد ٹیکس کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا گیا ہو، وہاں ایسی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہو گی۔

(4) جہاں دفعہ 246الف کے تحت کسی ریاست کے ذریعہ عائد ٹیکس کی شکل میں وصول کی گئی کسی رقم کو فقرہ (1) کے تحت عائد ٹیکس کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا گیا ہو، وہاں ایسی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہو گی۔

(5) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ فراہمی کے مقام کا اور اس بات کا کہ مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں کب ہوتی ہے، تعین کرنے کے لیے اصول مرتب کر سکے گی۔

عائد کیا گیا اور یونین وریاستوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ٹیکس۔

270-(1) بالترتیب، دفعہ 268، دفعہ 269 اور دفعہ 269الف میں مصرحہ محصول اور ٹیکسوں کے سوائے، یونین فہرست میں مصرحہ سبھی ٹیکس اور محصول، دفعہ 271 میں مصرحہ ٹیکسوں اور محصولات پر سرچارج اور پارلیمنٹ کے ذریعہ تیار کئے گئے کسی قانون کے تحت خصوصی اغراض کے لئے عائد کئے گئے

کوئی ابواب حکومت بھارت کے ذریعہ عائد اور وصول کئے جائیں گے اور فقرہ (2) میں دئے گئے طریقہ سے یونین اور ریاستوں کے بیچ تقسیم کئے جائیں گے۔

(1الف) دفعہ 246الف کے تحت یونین کے ذریعہ وصول کیا گیا ٹیکس بھی، فقرہ (2) کے تحت توضیع کیے گئے طریقہ میں یونین اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔

(1ب) دفعہ 246الف کے فقرہ (2) اور دفعہ 269الف کے تحت یونین کے ذریعہ عائد اور وصول کیا گیا ٹیکس، جسے دفعہ 246الف کے فقرہ (1) کے تحت یونین کے ذریعہ عائد ٹیکس کی ادائیگی میں استعمال کیا گیا ہو، اور دفعہ 269الف کے فقرہ (1) کے تحت یونین کو منقسم رقم بھی فقرہ (2) کے تحت توضیع کیے گئے طریقے میں یونین اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(2) کسی مالیاتی سال میں کسی ایسے ٹیکس یا محصول کی خالص آمدنی کا اتنا فیصد جو مقرر کیا جائے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہ ہو گا بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کر دیا جائے گا جن کے اندر وہ ٹیکس یا محصول اس سال میں عائد ہو سکتا ہو اور اسے ان ریاستوں میں ایسے طریقہ اور وقت سے، جو مقرر کیا جائے، تقسیم کر دیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ میں ''مقررہ'' سے مراد ہے'—

(i) جب تک مالیاتی کمیشن کی تشکیل نہیں ہو جاتی صدر کے ذریعہ مقررہ؛ اور

(ii) مالیاتی کمیشن کے تشکیل پا جانے کے بعد مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد صدر کے حکم کے ذریعہ مقررہ۔

یونین کی اغراض کے لیے بعض محصولات اور ٹیکسوں پر سر چارج۔

271- دفعات 269 اور 270 میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کسی وقت یونین کی اغراض کے لیے ان دفعات میں محولہ محصولات یا ٹیکسوں سوائے دفعہ 246الف کے تحت مال اور خدمات ٹیکس کے، میں سے کسی پر سر چارج بڑھا سکے گی اور کسی ایسے سر چارج کی پوری آمدنی بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز ہو گی۔

272- حذف۔

سن اور سن کی اشیا پر محصول بر آمد کے عوض رقمی امداد۔

273- (1) سن اور سن کی اشیا پر محصول بر آمد کی ہر سال کی خالص آمدنی میں سے کسی جز کو آسام، بہار، اوڈیشہ اور مغربی بنگال کی ریاستوں کو تفویض کرنے کے بجائے ان ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امداد کے طور پر بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر اتنی رقوم کا بار عائد کیا جائے گا، جو مقرر کی جائیں۔

(2) اس طرح مقررہ رقوم کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا رہے گا جب تک کہ بھارت کی حکومت کوئی محصول بر آمد سن یا سن کی اشیاء پر لگاتی رہے یا تاوقتیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضی نہ ہو جائیں، ان میں سے جو بھی پہلے ہو۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ''مقررہ'' کے وہی معنی ہیں جو دفعہ 270 میں ہیں۔

ان بلوں پر صدر کی پیشگی سفارش کی ضرورت جن کا اثر ان ٹیکسوں پر پڑتا ہو جن میں ریاستوں کا مفاد ہو۔

274- (1) کوئی ایسا بل یا ایسی ترمیم جس سے کوئی ٹیکس یا محصول جس میں ریاستوں کا مفاد ہو، عائد کیا جائے یا اس میں تبدیلی کی جائے یا جس سے اصطلاح ''زرعی آمدنی'' کے معنی میں تبدیلی ہو، جیسا کہ اس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے یا جس سے وہ اصول متاثر ہوتے ہوں جن کے مطابق اس باب میں متذکرہ بالا توضیعات

میں سے کسی توضیع کے تحت رقوم ریاستوں کو قابل تقسیم ہیں یا ہو سکیں گی یا جس سے یونین کی اغراض کے لیے ایسا سر چارج عائد ہو جس کا ذکر اس باب کی مندرجہ بالا توضیعات میں ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گی یا اس کی تحریک نہ کی جائے گی۔

(2) اس دفعہ میں اصطلاح ''ٹیکس یا محصول جن میں ریاستوں کا مفاد ہو'' سے مراد ہے—

(الف) وہ ٹیکس یا محصول جس کی پوری خالص آمدنی یا کوئی جزریاست کو تفویض کیا جائے؛ یا

(ب) وہ ٹیکس یا محصول جس کے حوالے سے خالص آمدنی کی رقوم بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے فی الوقت کسی ریاست کو واجب الادا ہوں۔

بعض ریاستوں کو یونین سے رقمی امدادیں۔

275-(1) ایسی رقوم کا بار جن کی پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ توضیع کرے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر ہر سال ایسی ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر عائد ہو گا جن کے بارے میں پارلیمنٹ تعین کرے کہ ان کو مدد کی ضرورت ہے اور مختلف ریاستوں کے لیے مختلف رقوم تعین کی جا سکیں گی:

بشرطیکہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے کسی ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو اس ریاست کو ایسی ترقیاتی اسکیموں کا صرفہ برداشت کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست قبیلوں کی بہبودی کو فروغ دینے کی یا اس ریاست میں درج فہرست

رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے:

مزید شرط یہ ہے کہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ریاست آسام کی مال گزاری کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسے سرمائے اور متوالی رقمیں دی جائیں گی۔

(الف) جو چھٹے فہرست بند کے فقرہ 20 سے منسلک جدول کے حصہ 1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل دو سال کے دوران میں آمدنی سے زائد خرچ کے اوسط کے مساوی ہوں؛ اور

(ب) جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی ان رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(1الف) دفعہ 244الف کے تحت خود اختیاری ریاست کے قائم ہونے پر اور اس کے قائم ہونے کے وقت سے۔

(i) ایسی رقوم جو فقرہ (1) کے دوسرے فقرہ شرطیہ کے فقرہ (الف) کے تحت واجب الادا ہوں اگر اس میں متذکرہ تمام قبائلی رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو اس خود اختیاری ریاست کو ادا کی جائیں گی اور اگر ان قبائلی رقبوں میں سے صرف چند رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو ریاست آسام اور خود اختیاری ریاست کے درمیان اس طرح تقسیم کر دی جائیں گی جس کی صراحت صدر، بذریعہ حکم کرے؛

(ii) بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے خود اختیاری ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ خود اختیاری ریاست، بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے ریاست آسام کے باقی حصہ کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(2) تاوقتیکہ فقرہ (1) کے تحت پارلیمنٹ توضیع نہ کرے، اس فقرہ کے تحت پارلیمنٹ کو عطا کیے ہوئے اختیارات کو صدر، بذریعہ حکم استعمال کرے گا اور اس فقرہ کے تحت صدر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم پارلیمنٹ کی ایسی توضیع کے تابع نافذ رہے گا:

بشرطیکہ مالیاتی کمیشن کے تشکیل پانے کے بعد صدر اس فقرہ کے تحت کوئی حکم مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کیے بغیر صادر نہ کرے گا۔

پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس۔

276-(1) دفعہ 246 میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست یا اس میں کسی بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کے فائدہ کے لیے پیشوں، تجارتوں، حرفوں یا ملازمتوں سے متعلق ٹیکسوں کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی قانون اس بنا پر باطل نہ ہو گا کہ وہ آمدنی پر ٹیکس کے متعلق ہے۔

(2) کل رقم کسی ایک شخص کی نسبت اس ریاست یا اس کے اندر کسی ایک بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کو پیشوں، تجارتوں حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس کے طور پر واجب الادا مجموعی رقم دو ہزار پانچ سو روپے سالانہ

سے متجاوز نہ ہو گی۔

(3) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے پیشوں ، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکسوں کی نسبت قوانین بنانے کے مذکورہ بالا اختیار کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے پیشوں، تجارتوں ، حرفوں اور ملازمتوں سے حاصل یا پیدا ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی بابت پارلیمنٹ کے قوانین بنانے کا اختیار کسی طرح محدود ہوتا ہے۔

مستثنیات۔

277- ٹیکس، محصولات، ابواب یا فیسیں جنہیں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی ریاست کی حکومت یا کوئی بلدیہ یا دوسرا مقامی حاکم یا جماعت اس ریاست، بلدیہ ، ضلع یا دوسرے مقامی رقبہ کی اغراض کے لیے جائز طور پر وصول کر رہی تھی باوجود اس کے کہ ان ٹیکسوں، محصولات، ابواب یا فیسوں کا یونین فہرست میں ذکر ہے، قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ میں اس کے خلاف توضیع کرنے تک وصول اور ان ہی اغراض کے لیے صرف کی جاتی رہیں گی۔

278- آئین(ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

''خالص آمدنی'' وغیرہ کا حساب لگانا۔

279-(1)اس باب کی ما قبل توضیعات میں ''خالص آمدنی'' سے کسی ٹیکس یا محصول کے تعلق سے اس کی وہ آمدنی مراد ہے جس سے وصولی کا خرچہ کم کر دیا گیا ہو اور ان توضیعات کی اغراض کے لیے کسی ٹیکس یا محصول یا کسی ٹیکس یا محصول کے جز کی ایسی خالص آمدنی کو جو کسی رقبہ میں ہو یا اس کا آمدنی ہونا سمجھا جا سکتا ہو، بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل تعین کرے گا اور اس کی تصدیق کرے گا جس کا صداقت نامہ حتمی ہو گا۔

(2) مذکورہ بالا اور اس باب کی کسی دیگر صریح توضیع کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون یا صدر کا کوئی حکم کسی ایسی صورت میں جب اس حصہ کے تحت کسی محصول یا ٹیکس کی آمدنی کسی ریاست کو تفویض کی جاتی ہے یا کی جائے اس طریقہ کے لیے، جس میں آمدنی کا حساب لگایا جائے گا، اس وقت کی، جس سے یا جس پر اور اس طریقہ کی، جس کے مطابق ادائیاں کرنی ہیں ایک مالیاتی سال اور کسی اور مالیاتی سال کے درمیان مطابقت پیدا کرنے اور کسی دیگر ذیلی یا ضمنی امور کے لیے توضیع کر سکے گا۔

مال اور خدمات ٹیکس کونسل۔

279 الف ۔ (1) صدر، آئین ایک سو ایک ویں ترمیم) ایکٹ، 2016 کے نفاذ کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر، بذریعہ حکم مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے نام سے موسوم ایک کونسل تشکیل دے گا۔

(2) مال اور خدمات ٹیکس کونسل مندرجہ ذیل اراکین سے مل کر بنے گی، یعنی:۔

(الف) یونین کا وزیر مالیات چیئر پرسن؛

(ب) یونین کا وزیر مملکت جو مالگزاری یا مالیات کا انچارج ہو۔ رکن؛

(ج) مالیات یا ٹیکسیشن کا انچارج وزیر یا کوئی دیگر وزیر جسے ہر ایک ریاستی حکومت نامزد کرے۔ اراکین؛

(3) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ج) میں محولہ مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے اراکین، جتنا جلد ہو سکے، اپنے میں سے ایک کا انتخاب کریں گے جو کونسل کا نائب چیر پرسن ایسی مدت کے لیے ہو گا جو وہ طے کریں۔

(4) مال اور خدمات ٹیکس کونسل یونین اور ریاستوں کو

مندرجہ ذیل پر اپنی سفارشات دے گی۔۔۔

(الف) یونین، ریاستوں اور مقامی جماعتوں کے ذریعہ عائد ٹیکس، ابواب اور سرچارج جو مال اور خدمات ٹیکس میں شامل کیے جاسکیں گے؛

(ب) مال اور خدمات، جو مال اور خدمات ٹیکس کے تابع ہوسکیں گی یا جنھیں چھوٹ مل سکے گی؛

(ج) نمونہ مال اور خدمات ٹیکس قوانین، عائد کرنے کے اصول، دفعہ 269 الف کے تحت بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں فراہمی پر عائد مال اور خدمات ٹیکس کی تقسیم اور فراہمی کے مقام سے متعلق اصول؛

(د) ٹرن اوور کی حد آغاز جس کے نیچے مال اور خدمات کو مال اور خدمات ٹیکس سے چھوٹ دی جاسکے گی؛

(ہ) مال اور خدمات ٹیکس کی جماعتوں کے ساتھ شرح بشمول کم از کم شرح؛

(و) کسی قہر یا شدید آفت آسمانی کے دوران زائد وسائل پیدا کرنے کے لیے کسی مصرحہ مدت کے لیے کوئی خصوصی شرح یا شرحیں؛

(ز) اروناچل پردیش، آسام، جموں و کشمیر، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، سکم، تری پورہ، ہماچل پردیش اور اترا کھنڈ ریاستوں کی بابت خصوصی توضیع؛ اور

(ح) مال اور خدمات ٹیکس سے متعلق کوئی دیگر معاملہ، جیسا کہ کونسل طے کرے۔

(5) مال اور خدمات ٹیکس کونسل ایسی تاریخ کی سفارش کرے گی جس کو خام پیٹرولیم، تیز رفتار ڈیژل، موٹر اسپرٹ (عام طور پر پیٹرول کے نام سے موسوم) قدرتی گیس اور ہوا

بازی ٹربائن ایندھن پر مال اور خدمات ٹیکس عائد کیا جائے۔

(6) اس دفعہ کے ذریعہ عطا کیے گئے کار منصبی کی انجام دہی کے وقت مال اور خدمات ٹیکس کونسل کی رہنمائی مال اور خدمات ٹیکس کی کسی ہم آہنگ ساخت کی اور مال اور خدمات کے لیے کسی ہم آہنگ قومی بازار کی ترقی کے لیے ضرورت کے ذریعہ کی جائے گی۔

(7) اجلاسوں میں کورم مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے ارکان کی کل تعداد کے نصف پر مشتمل ہو گا۔

(8) مال اور خدمات ٹیکس کونسل اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے ضابطہ متعین کرے گی۔

(9) مال اور خدمات ٹیکس کونسل کا ہر ایک فیصلہ اجلاس میں حاضر اور ووٹ دینے والے ارکان کے گراں قدر ووٹوں کی کم از کم تین چوتھائی اکثریت کے ساتھ مندرجہ ذیل اصولوں کے مطابق کیا جائے گا، یعنی:۔

اس اجلاس میں،۔۔۔

(الف) مرکزی حکومت کے ووٹ کو، ڈالے گئے کل ووٹوں کی ایک تہائی کی فوقیت حاصل ہو گی: اور

(ب) سبھی ریاستی حکومتوں کے مجموعی ووٹوں کو، ڈالے گئے کل ووٹوں کی دو تہائی کی فوقیت حاصل ہو گی۔

(10) مال اور خدمات ٹیکس کونسل کا کوئی بھی عمل یا کارروائیاں صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں ہوں گی کہ۔

(الف) کونسل میں کوئی خالی جگہ ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی نقص ہے؛ یا

(ب) کسی شخص کے کونسل کے رکن کے طور پر تقرری میں کوئی نقص ہے؛ یا

(ج) کونسل کے طریق کار میں کوئی بے ضابطگی ہے جس سے نفس معاملہ متاثر نہیں ہوتا ہو۔

(11) مال اور خدمات ٹیکس کونسل،۔۔

(الف) حکومت بھارت اور ایک یا ایک سے زائد ریاستوں کے درمیان؛یا

(ب) ایک طرف حکومت بھارت اور کسی ریاست یا ریاستوں اور دوسری طرف ایک یا زائد دیگر ریاستوں کے درمیان؛یا

(ج) دو یا زائد ریاستوں کے درمیان،

کونسل کی سفارشوں یا ان کے عمل در آمد سے پیدا کسی تنازعے کے تصفیہ کے لیے ایک میکانزم قائم کرے گی۔

مالیاتی کمیشن۔

280-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دو سال کے اندر اور اس کے بعد ہر پانچویں سال کے منقضی ہو جانے پر یا اس سے پیشتر کسی وقت جس کو صدر ضروری سمجھے، بذریعہ حکم ایک مالیاتی کمیشن، تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور چار دیگر ارکان پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اس کمیشن کے ارکان کی حیثیت سے تقرری کے لیے مطلوب اہلیتوں اور ان کے انتخاب کے طریقہ کا تعین کر سکے گی۔

(3) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ صدر کو حسب ذیل امور کے بارے میں سفارشات کرے —

(الف) یونین اور ریاستوں کے درمیان ان ٹیکسوں کی خالص آمدنی کی تقسیم جو اس باب کے تحت ان کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہوں یا کیے جا سکیں گے اور ان ریاستوں کے مابین ایسی آمدنی کے متعلقہ حصوں کو مختص کرنا؛

(ب) ایسے اصول جن کے مطابق بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادیں محکوم ہونی چاہئیں؛

(ب ب) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(ج) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں میونسپلٹیوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(د) کوئی دیگر امر جس کو صدر مستحکم مالیات کی اغراض کے لیے کمیشن سے رجوع کرے۔

(4) کمیشن اپنا طریق کار معین کرے گا اور اس کو اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس کو عطا کرے۔

مالیاتی کمیشن کی سفارشات۔

281-صدر، اس آئین کی توضیعات کے تحت کی ہوئی ہر سفارش، اس پر کی گئی کارروائی کے بارے میں مالیاتی کمیشن کی ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

متفرق مالیاتی توضیعات

یونین یا کسی ریاست کی اپنی آمدنی سے قابل ادائی خرچ۔

282-یونین یا کوئی ریاست کسی غرض عامہ کے لیے رقمی منظوریاں دے سکے گی باوجود اس کے کہ وہ غرض ایسی نہ ہو جس کے بارے میں پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز، جیسی کہ صورت ہو، قوانین بنا سکے۔

مجتمعہ فنڈ، اتفاقی مصارف فنڈ اور سرکاری کھاتوں میں جمع کی ہوئی رقوم کی تحویل وغیرہ۔

283-(1) بھارت کے مجتمعہ فنڈ اور بھارت کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے، ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سوا دیگر سرکاری رقوم کی تحویل جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، بھارت کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائی اور ایسے کھاتہ سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تاوقتیکہ ان کے بارے میں اس طرح توضیع نہ ہو، صدر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

(2) ریاست کے مجتمعہ فنڈ اور ریاست کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے اور ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سوا دیگر سرکاری رقوم کی تحویل جو ریاست کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، ریاست کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائی اور ایسے کھاتوں سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تاوقتیکہ ان کے بارے

میں اس طرح توضیع نہ ہو، ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

فریقین مقدمہ کی جمع کرائی ہوئی رقوم اور دوسری رقوم کی تحویل جو سرکاری ملازمین اور عدالتوں نے وصول کی ہوں۔

284 - وہ جملہ رقوم جو –

(الف) یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں مامور کسی عہدہ دار کو ایسی حیثیت میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں سوائے ان آمدنیوں یا سرکاری رقوم کے جو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، حاصل کرلے یا اس کو وصول ہوں، یا

(ب) بھارت کے علاقہ کے اندر کسی عدالت کے پاس کسی مقدمہ، امر، حساب یا اشخاص کے کھاتے میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں،

بھارت کے سرکاری کھاتہ یا ریاست کے سرکاری کھاتہ میں، جیسی کہ صورت ہو، جمع کی جائیں گی۔

یونین کی جائیداد کا ریاستی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

285-(1) یونین کی جائیداد، سوائے اس حد تک جس کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، کسی ریاست یا ریاست کے اندر کسی حاکم کے عائد کیے ہوئے جملہ ٹیکسوں سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر، تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، ریاست کے اندر کسی حاکم کو یونین کی کسی جائیداد پر کوئی ٹیکس وصول کرنے میں مانع نہ ہوگا جس کی ایسی جائیداد اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل مستوجب ہوسکتی تھی یا سمجھی جاسکتی تھی بشرطیکہ اس ریاست میں وہ ٹیکس وصول ہوتا رہا ہو۔

مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں پابندیاں۔

286-(1) کسی ریاست کا کوئی قانون مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی پر کوئی ٹیکس عائد نہ کرے گا اور نہ اس کے عائد کرنے کو مجاز کرے گا جہاں ایسی فراہمی—

(الف) ریاست کے باہر واقع ہو؛ یا

(ب) بھارت کے علاقہ میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی در آمد یا اس سے مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی بر آمد کے دوران واقع ہو۔

(2) اس کا تعین کرنے کے لیے کہ کب مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی فقرہ (1) میں متذکرہ طریقوں میں سے کسی طریقہ پر واقع ہوئی ہے، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اصول مرتب کر سکے گی۔

بجلی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

287- سوائے اس حد تک، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، ریاست کا کوئی قانون ایسی بجلی کے خرچ یا فروخت پر نہ ٹیکس عائد کرے گا اور نہ عائد کرنے کا مجاز کرے گا (خواہ اس بجلی کو کوئی حکومت پیدا کرے یا دوسرے اشخاص) جو —

(الف) بھارت کی حکومت خرچ کرے یا بھارت کی حکومت کو اس حکومت کے خرچے کے لیے فروخت کی جائے؛ یا

(ب) کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں بھارت کی حکومت یا اس ریلوے کو چلانے والی کوئی ریلوے کمپنی خرچ کرے یا اس حکومت کو یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے،

اور کسی ایسے قانون میں جو بجلی کی فروخت پر ٹیکس عائد کرے یا عائد کرنے کا مجاز کرے اس امر کی ضمانت ہو گی کہ اس بجلی کی قیمت جو بھارت کی حکومت کو اس حکومت کے خرچ یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو، جیسا کہ اوپر ذکر ہے، کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے اس

قیمت سے جو بجلی کی کافی مقدار کے دیگر صارفین سے طلب کی جائے، ٹیکس کی رقم کی حد تک کم ہو گی۔

پانی یا بجلی کی بابت ریاستوں کے ٹیکسوں سے بعض صورتوں میں استثنیٰ۔

288-(1) سوائے اس حد تک، جس کی صدر اپنے حکم سے دیگر طور پر توضیع کرے،اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل ریاست کا کوئی نافذہ قانون کوئی ٹیکس کسی ایسے پانی یا بجلی کی بابت نہ عائد کرے گا اور نہ اس کو عائد کرنے کا مجاز کرے گا جو کوئی حاکم، جو کسی موجودہ قانون یا بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کی ضابطہ بندی یا ترقی کے لیے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہو، ذخیرہ کرے، پیدا کرے، خرچ کرے، تقسیم کرے یا فروخت کرے۔

تشریح:- اس فقرہ میں ''ریاست کا نافذہ قانون'' کی اصطلاح میں کسی ریاست کا ایسا قانون شامل ہو گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور ہوا ہو یا بنایا گیا ہو اور جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ اس وقت وہ یا اس کے حصے یا تو تمام تر یا مخصوص علاقوں میں ہی نافذ العمل نہ ہوں۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز فقرہ (1) میں متذکرہ کسی ٹیکس کو قانون کے ذریعہ عائد کر سکے گی یا اس کو عائد کرنے کا مجاز کر سکے گی لیکن کسی ایسے قانون کا کوئی اثر نہ ہو گا جب تک اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قانون ایسے ٹیکس کی شرحوں یا اس کے دیگر متعلقہ امور کا ان قواعد یا توضیعات کے ذریعہ تعین کرنے کی توضیع کرے، جن کو قانون کے تحت کوئی حاکم بنائے تو اس قانون میں کسی ایسے قاعدہ کے بنانے یا حکم کے صادر کرنے کے لیے صدر کی ماقبل منظوری حاصل کرنے کی توضیع ہو گی۔

یونین کے ٹیکس سے ریاست کی جائیداد اور آمدنی کا استثنیٰ۔

289-(1) کسی ریاست کی جائیداد اور آمدنی یونین کے ٹیکس

سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر یونین کو ایسی ریاست کی حکومت یا اس کی طرف سے کی جانے والی کسی قسم کی تجارت یا کاروبار یا اس سے متعلق معاملات یا ایسی تجارت یا کاروبار کی اغراض کے لیے زیر استعمال یا زیر دخل کسی جائیداد یا اس کے تعلق سے حاصل یا پیدا ہونے والی کسی آمدنی کے بارے میں اس حد تک، اگر کوئی ہو، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے، کسی ٹیکس کے عائد کرنے یا اس کے عائد کرنے کا مجاز کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسی تجارت یا کاروبار یا کسی قسم کی تجارت یا کاروبار پر نہ ہو گا جس کی نسبت پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یہ قرار دے کہ وہ حکومت کے معمولی کارہائے منصبی کے ضمن میں ہیں۔

بعض مصارف اور پنشن کے بارے میں مطابقت پیدا کرنا۔

290- جب اس آئین کی توضیعات کے تحت کسی عدالت یا کمیشن کے مصارف یا کسی ایسے شخص کو یا اس کے بارے میں واجب الادا پنشن جس نے اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل بھارت میں تاج شاہی کے تحت ملازمت کی ہو یا ایسی تاریخ نفاذ کے بعد یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں ملازمت کی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوں، تب—

(الف) بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے کسی ریاست کی علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس شخص نے پوری ملازمت یا جزو ملازمت کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو؛ یا

(ب) ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے یونین یا دوسری ریاست کی علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس

شخص نے پوری ملازمت یا جزو ملازمت یونین یا دوسری ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو،
ان مصارف یا پنشن کی بابت اس قدر حصہ کا بار جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں جس کا تعین وہ ثالث کرے، جس کو بھارت کا اعلیٰ جج مقرر کرے، ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا اس دوسری ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس کی اس میں ادائیگی ہو گی۔

بعض دیو سوم فنڈوں کو سالانہ ادائیگی۔

290 الف- چھیالیس لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار ریاست کیرالا کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس میں سے ہر سال ٹراونکور دیو سوم فنڈ کو دیا جائے گا اور تیرہ لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار ریاست تامل ناڈو کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس میں سے ہر سال اس دیو سوم فنڈ کو دیا جائے گا جو اس ریاست میں ہندوؤں کے مندروں اور پوتر استھانوں کی نگہداشت کے لیے ان علاقوں میں قائم کیا گیا ہے جو اس ریاست کو بتاریخ یکم نومبر 1956ء کو ریاست ٹراونکور کوچین سے منتقل ہوئے ہیں۔

291- آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے ذریعہ حذف۔

باب 2

قرضہ لینا

بھارت کی حکومت کا قرضہ لینا۔

292- یونین کا عاملانہ اختیار بھارت کے مجتمعہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

ریاستوں کا قرضہ لینا۔

293-(1) اس دفعہ کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کا

عاملانہ اختیار ریاست کے مجتمعہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، بھارت کے علاقہ کے اندر قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

(2) بھارت کی حکومت ایسی شرائط کے تابع جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت لگائی جائیں، کسی ریاست کو قرضے دے سکے گی جب تک وہ دفعہ 292 کے تحت حدود سے متجاوز نہ ہوں یا کسی ریاست کے لیے ہوئے قرضوں کے بارے میں ضمانتیں دے سکے گی اور ایسی رقوم کا بار جو ایسے قرضے دینے کی غرض سے درکار ہوں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا۔

(3) کوئی ریاست بھارت کی حکومت کی بلا رضامندی کوئی قرضہ حاصل نہ کر سکے گی اگر اس قرضہ کا کوئی حصہ ہنوز غیر ادا شدہ ہو جس کو بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے اس ریاست کو دیا ہو یا جس کی بابت ضمانت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے دی ہو۔

(4) فقرہ (3) کے تحت کوئی رضامندی ایسی شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، دی جا سکے گی جن کا عائد کرنا بھارت کی حکومت مناسب خیال کرے۔

باب 3

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں، وجوب اور مقدمات

بعض صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔

294-ایسی کسی مطابقت کے تابع جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل پاکستان کی ڈومینین یا مغربی بنگال، مشرقی بنگال، مغربی

پنجاب اور مشرقی پنجاب کے صوبوں کے بننے کی وجہ سے کی گئی ہو یا کی جانی ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے—

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی حکومت کی اغراض کے لیے ہز مجیسٹی میں مرکوز تھے اور تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل ہر ایک گورنر کے صوبہ کی حکومت کی اغراض کے لیے ہز مجیسٹی میں مرکوز تھے، ترتیب وار یونین اور مماثل ریاست میں مرکوز ہو جائیں گے؛ اور

(ب) بھارت کی ڈومینین کی حکومت اور ہر ایک گورنر کی صوبہ کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں، ترتیب وار بھارت کی حکومت اور مماثل ریاست کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے۔

دیگر صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔

295- (1) کسی ایسے اقرار نامہ کے تابع جو اس بارے میں بھارت کی حکومت ریاست کی حکومت سے کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے —

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرجہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست میں مرکوز تھے، یونین میں مرکوز ہو جائیں گے اگر ایسی اغراض، جن کے لیے ایسی جائیداد اور اثاثے ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر قبضہ تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق یونین کی اغراض ہوں گی؛ اور

(ب) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں بھارت کی

حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے اگر وہ اغراض، جن کے لیے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے حقوق حاصل کیے گئے تھے یا ذمہ داریاں یا وجوب عائد ہوئے تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق بھارت کی حکومت کی اغراض ہوں گی۔

(2) متذکرہ بالا کے تابع پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ ہر ایک ریاست کی حکومت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے اپنی مماثل بھارتی ریاست کی تمام جائیداد اور اثاثوں اور تمام حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب سے متعلق، بجز ان کے جن کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، جانشین ہو گی خواہ وہ کسی معاہدہ سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں۔

عود بحق سرکار یا سقوط حق سے یا جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہونے والی جائیداد۔

296-اس میں بعد میں مندرجہ توضیعات کے تابع بھارت کے علاقہ میں کوئی جائیداد، جو اگر یہ آئین نافذ العمل نہ ہوتا تو ہز مجیسٹی یا جیسی کہ صورت ہو، کسی بھارتی ریاست کے حکمراں کو عود بحق سرکار ہونے یا حق ساقط ہونے یا کسی جائز مالک کے نہ ہونے کی وجہ سے جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہوتی اگر وہ ایسی جائیداد ہو جو کسی ریاست میں واقع ہو تو ایسی ریاست میں مرکوز ہو گی اور کسی دوسری صورت میں یونین میں مرکوز ہو گی:

بشرطیکہ کوئی جائیداد جو اس تاریخ پر جب وہ اس طرح ہز مجیسٹی یا کسی بھارتی ریاست کے حکمراں کو حاصل ہوئی ہوتی، بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے قبضہ میں یا زیر اختیار تھی تو اگر وہ اغراض جن کے لیے اس وقت استعمال ہوئی تھی یا قبضہ میں تھی یونین کی اغراض تھیں تو ان کے مطابق یونین میں یا اور کسی ریاست کی تھیں تو اس ریاست میں مرکوز ہو گی۔

تشریح: اس دفعہ میں اصطلاحات ''حکمراں'' اور ''بھارتی ریاست'' کے وہی معنی ہیں جو ان کے دفعہ 363 میں ہیں۔

ملکی سمندر یا براعظمی کنارہ آب کے اندر پڑی ہوئی قیمتی اشیاء کا اور کلیتاً معاشی علاقہ کے وسائل کا یونین میں مرکوز ہونا۔

297-(1) تمام اراضیات، معدنیات اور دیگر قیمتی اشیا، جو ملکی سمندر یا بھارت کے براعظمی کنارہ آب یا کلیتاً معاشی علاقہ کے اندر سمندر کے نیچے ہوں، یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(2) بھارت کے کلیتاً معاشی علاقہ کے جملہ دیگر وسائل یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(3) ملکی سمندر، بھارت کے براعظمی کنارہ آب کلیتاً معاشی علاقہ اور دیگر سمندری علاقے کی سرحدیں ایسی ہوں گی جو پارلیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً مصرحہ ہوں۔

تجارت وغیرہ کرنے کا اختیار۔

298- یونین اور ہر ایک ریاست کا عاملانہ اختیار کسی تجارت یا کاروبار کے کرنے اور جائیداد کے حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور منتقل کرنے اور کسی غرض کے لیے معاہدات کرنے سے متعلق ہو گا:

بشرطیکہ—

(الف) یونین کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت پارلیمنٹ قوانین بنا سکتی ہے، ہر ایک ریاست میں اس ریاست کی قانون سازی کے تابع ہو گا؛ اور

(ب) ہر ایک ریاست کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز قوانین بنا سکتی ہے، پارلیمنٹ کی قانون سازی کے تابع ہو گا۔

معاہدات۔

299 -(1) جملہ معاہدات جو یونین یا کسی ریاست کا عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں صدر یا ریاست کے گورنر کے کیے ہوئے، جیسی کہ صورت ہو، ظاہر کیے جائیں گے اور وہ جملہ

معاہدات اور جائیداد کے تملیک نامے جو اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں، صدر یا گورنر کی جانب سے ایسے اشخاص ایسے طریقہ سے تکمیل کریں گے جن کو اور جس طریقے کی وہ ہدایت کرے یا مجاز کرے۔

(2) نہ تو صدر اور نہ گورنر کسی معاہدہ یا جائیداد کے تملیک نامے کی بابت ذاتی طور پر ذمہ دار ہو گا جو وہ اس آئین کی اغراض کے لیے یا بھارت کی حکومت سے متعلق اس سے قبل نافذ کسی قانون کی اغراض کے لیے کرے یا تکمیل کرے اور نہ کوئی شخص جو ان میں سے کسی کی جانب سے ایسا معاہدہ یا تملیک نامہ کرے یا اس کی تکمیل کرے اس کے بارے میں ذاتی حیثیت سے ذمہ دار ہو گا۔

مقدمات اور کارروائیاں۔

300-(1) بھارت کی یونین کے نام سے بھارت کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور ریاست کے نام سے ریاست کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور ان توضیعات کے تابع جو اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے پارلیمنٹ یا ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے وضع کئے ہوئے ایکٹ کے ذریعہ کی جائیں اپنے متعلقہ امور کے تعلق سے اس قسم کی صورتوں میں مقدمہ دائر کر سکیں گے یا ان پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا جیسا کہ بھارت کی ڈومینین اور مماثل صوبے یا مماثل بھارتی ریاستیں دائر کر سکتی تھیں یا ان پر دائر کیا جا سکتا تھا اگر یہ آئین نہ وضع کیا گیا ہوتا۔

(2) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر۔

(الف) اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیر غور ہو جس میں بھارت کی ڈومینین فریق ہو تو اس کارروائی میں بھارت کی یونین کا ڈومینین کا قائم مقام ہونا متصور ہو گا؛ اور

(ب) اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیر غور ہو جس میں کوئی

صوبہ یا کوئی بھارتی ریاست فریق ہو تو اس کارروائی میں مماثل ریاست کا اس صوبے یا بھارتی ریاست کا قائم مقام ہونا متصور ہو گا۔

باب 4

جائیداد کا حق

300الف- بہ استثنا قانونی اختیار کے کسی شخص کو جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

بہ استثنا قانونی اختیار کے اشخاص کو جائیداد سے محروم نہ کیا جائے گا۔

حصہ 13

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت، بیوپار اور لین دین

تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی۔

301۔اس حصہ کی دوسری توضیعات کے تابع بھارت کے سارے علاقہ میں تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی ہو گی۔

تجارت بیوپار اور لین دین پر پابندی عائد کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

302-پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایک ریاست اور دوسری ریاست کے درمیان یا بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں۔

تجارت اور بیوپار کے بارے میں یونین اور ریاستوں کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں۔

303-(1)دفعہ 302 میں کسی امر کے باوجود نہ تو پارلیمنٹ کو اور نہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسا کوئی قانون بنانے کا اختیار حاصل ہو گا جس سے ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں تجارت اور بیوپار کی نسبت کسی اندراج کی رو سے ایک ریاست کو دوسری ریاست پر ترجیح دی جائے یا دینے کا مجاز کیا جائے یا ایک ریاست اور دوسری ریاست میں کوئی امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے۔

(2)فقرہ(1)میں کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا جس سے کوئی ترجیح دی جائے یا ترجیح دینے کا مجاز کیا جائے یا امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے اگر ایسا قانون یہ قرار دے کہ ایسی صورت حال سے نمٹنے کے لیے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں مال کی قلت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ایسا کرنا ضروری ہے۔

ریاستوں کے درمیان تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں۔

304-دفعہ 301 یا دفعہ 303 میں کسی امر کے باوجود کسی

ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ،—

(الف) دوسری ریاستوں یا یونین علاقوں سے در آمد کیے ہوئے مال پر کوئی ایسا ٹیکس جو اس ریاست میں اس قسم کے بنائے ہوئے یا تیار کیے ہوئے مال پر لگتا ہو اس طرح عائد کر سکے گی کہ ایسے در آمد کیے ہوئے مال اور بنائے یا تیار کیے ہوئے مال میں امتیاز نہ ہو؛ اور

(ب) اس ریاست کے ساتھ یا اس کے اندر تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی معقول پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں:

بشرطیکہ فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی بل پیش ہو گا اور نہ کسی ترمیم کی تحریک ہو گی۔

موجودہ قوانین اور ان قوانین کا تحفظ جن میں سرکاری اجارہ داریوں کی توضیع ہو۔

305- دفعات 301 اور 303 میں کوئی امر کسی موجودہ قانون کی توضیعات کو سوائے اس کے کہ جس حد تک صدر بذریعہ حکم دیگر طور پر ہدایت کرے، متاثر نہ کرے گا؛ اور دفعہ 301 کا کوئی امر آئین (چوتھی ترمیم) ایکٹ، 1955 کی تاریخ نفاذ کے قبل بنائے ہوئے قانون کے نفاذ کو اس حد تک متاثر نہ کرے گا جس کا تعلق ایسے کسی امر سے ہو جس کا حوالہ دفعہ 19 کے فقرہ (6) کے ذیلی فقرہ (ii) میں ہے یا جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے امر کی بابت قانون بنانے میں مانع ہو۔

306- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

دفعات 301 تا 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے حاکم کا تقرر۔

307- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسے حاکم کا تقرر کر سکے گی جس کو وہ دفعات 301، 302، 303 اور 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے مناسب سمجھے اور اس حاکم کو جس کا اس طرح تقرر ہو ایسے اختیارات اور ایسے فرائض عطا کر سکے گی جو وہ ضروری خیال کرے۔

حصہ 14

یونین اور ریاستوں کے تحت ملازمتیں

باب۔1-ملازمتیں

تعبیر۔

308-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ''ریاست'' میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے۔

یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کی بھرتی اور شرائط ملازمت۔

309-اس آئین کی توضیعات کے تابع متعلقہ مجلس قانون ساز کے ایکٹ یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں سرکاری ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کر سکیں گے:

بشرطیکہ یونین کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت صدر یا کوئی ایسا شخص جس کو وہ ہدایت دے، اور ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت ریاست کا گورنر یا کوئی شخص جس کو وہ ہدایت دے، اس دفعہ کے تحت متعلقہ مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے یا اس کے تحت اس بارے میں توضیع ہونے تک ایسی ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنانے کا مجاز ہو گا اور اس طرح بنے ہوئے قواعد کسی ایسے ایکٹ کی توضیعات کے تابع نافذ رہیں گے۔

یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کے عہدوں کی مدت۔

310-(1) سوائے اس کے کہ صریح طور سے اس آئین میں توضیع ہو، ہر شخص جو یونین کی دفاعی ملازمت، سول ملازمت یا کل بھارت ملازمت کار کن ہو یا دفاع کے سلسلہ میں کسی عہدہ یا یونین کے

تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدے پر مامور رہے گا اور ہر شخص جو ریاست کی کسی سول ملازمت کا رکن ہو یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو اس ریاست کے گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر مامور رہے گا۔

(2) باوجود اس کے کہ ہر شخص جو یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدہ پر مامور رہتا ہے، کسی معاہدہ میں، جس کے تحت کسی شخص کا جو دفاعی ملازمت یا کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کی سول ملازمت کا رکن نہ ہو اس آئین کے تحت کسی ایسے عہدہ پر تقرر ہوا گر صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، خصوصی اہلیتیں رکھنے والے کسی شخص کی خدمات حاصل کرنے کے لیے ضروری تصور کرے تو یہ شرط ہو سکے گی کہ اس کو معاوضہ ادا کیا جائے گا اگر کسی منظورہ مدت کے ختم ہونے کے قبل اس عہدہ کو برخاست کر دیا جائے یا ان وجوہ سے جن کا تعلق اس شخص کی بدچلنی سے نہ ہو اس کو عہدہ چھوڑ دینے کا حکم دیا جائے۔

یونین یا ریاست کے تحت سول حیثیت میں مامور اشخاص کی برطرفی، علاحدگی یا درجہ کی تنزلی۔

311-(1) کسی شخص کو جو یونین کی کسی سول ملازمت یا کل بھارت ملازمت یا ریاست کی کسی سول ملازمت کا رکن ہو یا یونین یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو، ہر کوئی ایسا حاکم برطرف یا علاحدہ نہیں کر سکے گا جو اس حاکم کا ماتحت ہو جس نے اس شخص کا تقرر کیا ہو۔

(2) متذکرہ بالا کسی شخص کی اس وقت تک برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی نہیں کی جائے گی جب تک کہ ایسی تحقیقات نہ کی جائے جس میں اس کو اس کے خلاف الزامات کی اطلاع دے دی گئی ہو اور اسے ان الزامات کے بارے میں عذرات پیش کرنے کا مناسب موقع دیا گیا ہو:

بشر طیکہ ایسی تحقیقات کے بعد اس پر ایسا کوئی تاوان عائد کرنے کی تجویز کی جائے تو ایسا تاوان ایسی تحقیقات کے دوران پیش کی گئی شہادت کی اساس پر عائد کیا جاسکے گا اور یہ ضروری نہ ہو گا کہ ایسے شخص کو تاوان پر نمائندگی کرنے کا موقع دیا جائے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ کا اطلاق نہ ہو گا —

(الف) جب کسی شخص کی ایسے چال چلن کی بنا پر برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کی جائے جس کے باعث اس کو کسی فوجداری الزام میں مجرم قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) جب ایسا حاکم جسے کسی شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو، مطمئن ہو کہ کسی وجہ سے، جس کو وہ حاکم قلم بند کرے گا، مناسب طور پر ایسی تحقیقات نہیں کی جاسکتی؛ یا

(ج) جب صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ریاست کی سلامتی کی خاطر ایسی تحقیقات کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔

(3) اگر متذکرہ بالا کسی شخص کی بابت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا ایسی تحقیقات جس کا حوالہ فقرہ (2) میں ہے مناسب طور سے کی جاسکتی ہے تو اس پر ایسے حاکم کا فیصلہ حتمی ہو گا جسے ایسے شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

کل بھارت ملازمتیں۔

312-(1) حصہ 6 کے باب 6 یا حصہ 11 میں کسی امر کے باوجود اگر راجیہ سبھا نے ایسی قرار داد کے ذریعہ جس کی تائید کم سے کم ایسے دو تہائی ارکان نے کی ہو، جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، قرار دیا ہو کہ قومی مفاد کی خاطر ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے تو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ یونین اور ریاستوں کے لیے مشترکہ ایک یا زیادہ کل بھارت ملازمتیں (جس میں کل بھارت ملازمت عدلیہ شامل ہے) قائم کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی اور اس باب کی دوسری توضیعات کے تابع کسی ایسی

ملازمت کے لیے بھرتی اور اس میں تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(2) ان ملازمتوں کا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارتی نظم ونسق سروس اور بھارتی پولیس سروس کہلاتی تھیں، اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ کی قائم کی ہوئی ملازمتیں ہونا متصور ہو گا۔

(3) فقرہ (1) میں محولہ کل بھارت ملازمت عدلیہ میں ضلع جج کے، جیسا کہ اس کی تعریف دفعہ 236 میں کی گئی ہے، عہدے سے کم تر کوئی عہدہ شامل نہیں ہو گا۔

(4) متذکرہ بالا کل بھارت ملازمت عدلیہ کے قیام کی توضیع کرنے والے قانون میں حصہ 6 کے باب 6 کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات ہو سکیں گی جو اس قانون کی توضیعات کو موثر کرنے کے لیے ضروری ہوں اور ایسا کوئی قانون دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

بعض ملازمتوں کے عہدہ داروں کی شرائط ملازمت میں تبدیلی یا ان کو منسوخ کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

312الف۔(1) پارلیمنٹ، بذریعہ قانون —

(الف) ان اشخاص کے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سیکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ پر اور اس کے بعد کسی ملازمت یا عہدہ پر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت خدمت انجام دے رہے ہوں حق محنت، رخصت اور پینشن کے متعلق شرائط ملازمت اور تادیبی امور سے متعلق حقوق میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استقدامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی یا ان کو منسوخ کر سکے گی۔

(ب) ان اشخاص کی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ

تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت ملازمت سے علاحدہ ہو گئے ہوں یا دیگر طور پر ملازمت میں نہ رہے ہوں پینشن سے متعلق شرائط ملازمت میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استقدامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی یا ان کو منسوخ کر سکے گی:

بشرطیکہ ایسے کسی شخص کی صورت میں جو سپریم کورٹ یا کسی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج، بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل، یونین یا کسی ریاست کے پبلک سروس کمیشن کے رکن یا صدر یا اعلیٰ انتخابی کمشنر کے عہدہ پر مامور ہو یا رہا ہو، ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کیجائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کو اس شخص کے ایسے عہدے پر تقرر کے بعد اس کی شرائط ملازمت میں سوائے اس حد تک جس حد تک ایسی خدمت کی شرائط ملازمت کا اطلاق اس شخص کے سکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کرنے کی وجہ سے اس پر ہوتا، اس کے لیے ناموافق تبدیلی کرنے یا ان کو منسوخ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

(2) سوائے اس حد تک جس حد تک اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ بذریعہ قانون توضیع کرے، اس دفعہ کا کوئی امر اس آئین کی کسی دیگر توضیع کے تحت کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم کے فقرہ (1) میں محولہ اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے اختیار کو متاثر نہ کرے گا۔

(3) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو —

(الف) کسی نزاع میں جو کسی ایسے قول و قرار، اقرار نامہ یا اس قسم کے دیگر نوشتہ کی کسی شرط یا اس پر کسی تصدیق ظہری سے پیدا ہو جو فقرہ (1) میں مذکورہ کسی شخص نے کیا تھا یا تکمیل کیا تھا یا جو

کسی ایسے مراسلہ سے پیدا ہو جو ایسے شخص کو تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں اس کے تقرر یا بھارت کی ڈومینین یا اس کے کسی صوبہ کی حکومت کے تحت ملازمت میں اس کے برقرار رہنے کے تعلق سے اجرا ہوا ہو؛

(ب) دفعہ 314 کے تحت، جیسی کہ وہ ابتداً وضع کی گئی تھی، کسی حق، ذمہ داری یا وجوب سے متعلق کسی نزاع میں اختیار سماعت حاصل ہو گا۔

(4) دفعہ 314 میں، جیسی کہ وہ ابتداً وضع کی گئی تھی، یا اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں کسی امر کے باوجود اس دفعہ کی توضیعات نافذ ہوں گی۔

عبوری توضیعات۔

313- تاوقتیکہ اس آئین کے تحت اس بارے میں دوسری توضیع نہ کی جائے وہ تمام قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل نافذ اور کسی ایسی سرکاری ملازمت یا کسی عہدہ پر قابل اطلاق تھے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد ایک کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی ملازمت یا عہدہ کے طور پر برقرار رہے، اس حد تک نافذ رہیں گے جس حد تک وہ اس آئین کی توضیعات کے مطابق ہوں۔

314- آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 29.8.1972 سے حذف۔

باب2

پبلک سروس کمیشن

یونین اور یاستوں کے لیے پبلک سروس کمیشن۔

315-(1) اس دفعہ کی توضیعات کے تابع ایک پبلک سروس کمیشن یونین کے لیے اورا یک پبلک سروس کمیشن ہر ایک ریاست کے لیے ہو گا۔

(2) دو یا زیادہ ریاستیں رضامند ہو سکیں گی کہ ان ریاستوں کے زمرہ کے لیے ایک ہی پبلک سروس کمیشن ہو اگر ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا جہاں ان کے دو ایوان ہوں ہر ایک ایوان اس مقصد کی قرار داد منظور کرے تو پارلیمنٹ ان ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ ایک مشترکہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کا (جس کا اس باب میں مشترکہ سروس کمیشن کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) تقرر کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(3) کسی ایسے قانون میں جس کا اوپر ذکر ہے ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات ہو سکیں گی جو اس قانون کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے ضروری یا مناسب ہوں۔

(4) یونین کا پبلک سروس کمیشن، اگر اس سے کسی ریاست کا گورنر ایسا کرنے کی درخواست کرے تو صدر کی منظوری سے اس ریاست کی تمام ضروریات یا ان میں سے کسی ضرورت کو پورا کرنے پر رضامند ہو سکے گا۔

(5) اس آئین میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے حوالوں کی، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ مخصوص زیر غور امر کے تعلق

سے یونین کی یا، جیسی کہ صورت ہو، اس ریاست کی ضروریات کو پورا کرنے والے کمیشن کے حوالے ہیں۔

ارکان کا تقرر اور ان کے عہدہ کی میعاد۔

316-(1) پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر، یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں، صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں، اس ریاست کا گورنر کرے گا:

بشرطیکہ جہاں تک ہوسکے ہر پبلک سروس کمیشن کے تقریباً آدھے ارکان ایسے اشخاص ہوں گے جو اپنے ایسے تقرر کی تاریخ پر کم سے کم دس سال تک یا تو بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہے ہوں اور دس سال کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل کی کوئی ایسی مدت شامل کی جائے گی جس کے دوران کوئی شخص تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہا ہو۔

(1الف) اگر کمیشن کے میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے یا اگر کوئی ایسا میر مجلس غیر موجودگی یا کسی اور وجہ سے اپنے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے سکے تو ان فرائض کو جب تک کوئی شخص، جس کا فقرہ (1) کے تحت خالی عہدہ پر تقرر کیا گیا ہو، اس کے فرائض نہ سنبھالے یا، جیسی کہ صورت ہو، جب تک کہ میر مجلس اپنے کام پر واپس نہ آ گیا ہو، کمیشن کے دیگر ارکان میں سے ایک ایسا رکن انجام دے گا جس کا تقرر یونین پبلک سروس کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر، اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر اس غرض سے کرے۔

(2) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے چھ سال کی مدت تک یا اگر وہ یونین پبلک سروس کمیشن کا رکن ہو تو پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اور اگر ریاستی کمیشن یا مشترکہ کمیشن کا رکن ہو تو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک، ان میں جو

بھی پہلے ہو، اپنے عہدہ پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ—

(الف) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر کے نام اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کے گورنر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) پبلک سروس کمیشن کے کسی رکن کو دفعہ 317 کے فقرہ (1) یا فقرہ (3) میں توضیع کیے گئے طریقہ سے عہدہ سے علاحدہ کیا جاسکے گا۔

(3) کوئی شخص جو پبلک سروس کمیشن کے رکن کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو اپنے عہدہ کی مدت کے اختتام پر اس عہدہ پر دوبارہ تقرری کے لیے اہل نہ ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے رکن کی علاحدگی اور معطّلی۔

317-(1) فقرہ (3) کی توضیعات کے تابع کسی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یا کوئی دیگر رکن صرف صدر کے حکم سے بداطواری کی بنا پر اس کے عہدہ سے تب علاحدہ کیا جائے گا جب سپریم کورٹ، صدر کے اس سے استصواب کرنے پر دفعہ 145 کے تحت اس بارے میں مقررہ طریق کار کے مطابق تحقیقات کر کے رپورٹ کرے کہ میر مجلس کو یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے دیگر رکن کو اس بنا پر علاحدہ کر دینا چاہیئے۔

(2) یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں گورنر کمیشن کے میر مجلس یا کسی ایسے رکن کو جس کے متعلق فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ سے استصواب کیا گیا ہو اس وقت تک کے لیے عہدے سے معطل کر سکے گا جب تک صدر ایسے استصواب پر سپریم کورٹ کی رپورٹ ملنے پر احکام صادر نہ کرے۔

(3) فقرہ (1) میں کسی امر کے باوجود صدر، پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا دیگر رکن کو اپنے حکم سے علاحدہ کرسکے گا اگر میر مجلس یا ایسا دیگر رکن، جیسی کہ صورت ہو، —

(الف) دیوالیہ قرار دیا جائے؛ یا

(ب) اپنے عہدہ کی مدت کے دوران اپنے عہدہ کے فرائض سے غیر متعلق کوئی باقاعدہ کام معاوضہ پر کرے؛ یا

(ج) صدر کی رائے میں دماغی یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے اپنے عہدہ پر برقرار رہنے کے لیے ناموزوں ہو۔

(4) اگر پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا کسی دیگر رکن کا بھارت کی حکومت یا ریاستی حکومت کے یا اس کی طرف سے کیے ہوئے کسی معاہدے یا اقرار نامہ سے کسی طرح کا تعلق یا غرض ہو یا ہو جائے یا وہ اس کے نفع یا اس سے پیدا ہونے والے کسی فائدہ یا مشاہرہ میں کسی سند یافتہ کمپنی کے رکن کی حیثیت سے اور اس کے دوسرے ارکان کے ساتھ اشتراک کے سوا دیگر طور پر حصہ لے تو اس کا فقرہ (1) کی اغراض کے لیے بداطواری کا مرتکب ہونا متصور ہو گا۔

کمیشن کے ارکان اور عملے کی شرائط ملازمت کی نسبت دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

318- یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور کسی ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر دساتیر العمل کے ذریعہ—

(الف) کمیشن کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط ملازمت کا تعین کرسکے گا؛ اور

(ب) کمیشن کے عملہ کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط کے متعلق توضیع کرسکے گا:

کمیشن کی رکنیت سے ہٹ جانے کے بعد عہدوں پر اس کے ارکان پر فائز رہنے کی ممانعت۔

بشرطیکہ پبلک سروس کمیشن کے رکن کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہ کی جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

319- عہدے سے ہٹ جانے کے بعد—

(الف) یونین پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید ملازمت کے نااہل ہو گا؛

(ب) ریاستی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا کسی دوسرے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا؛

(ج) یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا؛

(د) کسی ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن، یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا اس ریاستی پبلک سروس کمیشن یا دیگر ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے کارہائے منصبی۔

320-(1) یونین اور ریاستی پبلک سروس کمیشنوں کا فرض ہو گا کہ وہ یونین کی ملازمتوں اور ریاستی ملازمتوں پر تقرر کے لیے علاحدہ امتحانات منعقد کریں۔

(2) یونین کمیشن کا یہ بھی فرض ہو گا کہ اگر کوئی دو یا زیادہ ریاستیں ایسی خواہش کریں تو کسی ملازمت کے لیے، جس کے لیے خاص اہلیت رکھنے والے امیدوار درکار ہوں، مشترکہ بھرتی کی اسکیمیں مرتب کرنے اور ان کو روبہ عمل لانے میں ان ریاستوں کی مدد کرے۔

(3) یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن سے، جیسی کہ صورت ہو، مشورہ لیا جائے گا—

(الف) سول ملازمتوں اور سول عہدوں کے لیے بھرتی کرنے کے طریقوں سے متعلق تمام امور پر؛

(ب) ان اصولوں پر جن پر سول ملازمتوں اور عہدوں پر تقررات کرنے اور ایک ملازمت سے دوسری ملازمت میں ترقیاں دینے اور تبادلہ کرنے کے لیے عمل کیا جائے اور ایسے تقررات، ترقیوں یا تبادلوں کے لیے امیدواروں کی موزونیت کے بارے میں؛

(ج) ان سب تادیبی امور پر جن کا اثر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے ماتحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے والے شخص پر پڑے جن میں ایسے امور سے متعلق عرض داشت یا عرضیاں شامل ہیں؛

(د) کسی ادعا پر جس کو وہ شخص کرے یا اس کے متعلق کیا جائے جو بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کر رہا ہو یا کی ہو، کہ کوئی صرفہ، جو اس نے ایسی قانونی کارروائی میں صفائی پیش کرنے پر برداشت کیا ہو جو اس کے خلاف ان افعال کی بابت دائر کی گئی ہو جو اس نے اپنے فرض کی انجام دہی میں کیے ہوں یا جن کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے دیا جائے؛

(ہ) ان جسمانی ضرر کی بابت پینشن دینے کے ادعا پر، جو کسی شخص کو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے کے دوران پہنچے ہوں اور ایسی دی جانے والی کسی رقم کی مقدار کے سوال پر،

اور پبلک سروس کمیشن کا فرض ہو گا کہ وہ اس سے اس طرح رجوع کیے ہوئے کسی امر پر اور کسی دیگر امر پر صلاح دے جس پر صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کا گورنر اس سے رجوع کرے:

بشرطیکہ صدر کل بھارت ملازمتوں اور یونین کے امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں بھی اور گورنر ریاستی امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں دساتیر العمل بنا سکے گا جن میں ان امور کی صراحت کی جائے گی جن میں یا تو عام طور پر یا کسی خاص قسم کی کارروائی میں یا خاص حالات میں پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لینا ضروری نہ ہو گا۔

(4) فقرہ (3) میں کسی امر سے یہ لازم نہ ہو گا کہ پبلک سروس کمیشن سے مشورہ اس طریقہ کے بارے میں، جس کے مطابق دفعہ 16 کے فقرہ (4) میں محولہ کوئی توضیع کی جائے یا اس طریقہ کے بارے میں کیا جائے، جس کے مطابق دفعہ 335 کی توضیعات نافذ کی جائیں۔

(5) فقرہ (3) کے فقرہ شرطیہ کے تحت صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے سب دساتیر العمل پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان میں، جیسی کہ صورت ہو، ان کے بنائے جانے کے بعد، جتنی جلد ہو سکے، اتنی مدت تک جو چودہ دن سے کم نہ ہو، رکھے جائیں گے اور وہ ایسی ردوبدل کے تابع ہوں گے جن کو تنسیخ یا ترمیم کے طور پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا دونوں ایوان اس اجلاس کے دوران کرے جس میں وہ اس طرح رکھے جائیں۔

پبلک سروس کمیشنوں کے کارہائے منصبی کو وسیع کرنے کا اختیار۔

321- پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کا، جیسی کہ صورت ہو، بنایا ہوا کوئی ایکٹ توضیع کر سکے گا کہ یونین اور ریاست کی ملازمتوں کے بارے میں نیز کسی مقامی حاکم یا قانون کے ذریعہ تشکیل دی ہوئی دیگر سند یافتہ جماعت یا کسی عوامی ادارہ کی ملازمتوں کے بارے

میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن زائد کارہائے منصبی انجام دے۔

پبلک سروس کمیشنوں کے مصارف۔

322-یونین یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے مصارف کا بار جن میں کمیشن کے ارکان یا عملہ کو یا ان کی بابت واجب الادا یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا۔

پبلک سروس کمیشنوں کی رپورٹیں۔

323-(1) یونین کمیشن کا فرض ہو گا کہ صدر کو کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ایسی رپورٹ کے ملنے پر صدر اس کی نقل ایک یاد داشت کے ساتھ جس میں ان کارروائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

(2) ریاستی کمیشن کا فرض ہو گا کہ ریاست کے گورنر کو کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور مشترکہ کمیشن کا فرض ہو گا کہ ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کے گورنر کو جس کی ضروریات کو وہ مشترکہ کمیشن پورا کرتا ہو اس ریاست کے بارے میں کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ہر ایک صورت میں گورنر ایسی رپورٹ کے ملنے پر اس کی نقل ایک یاداشت کے ساتھ جس میں ایسی کارروائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ14الف

ٹریبونل

انتظامی ٹریبونل۔

323الف۔(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ ایسے اشخاص کی، جو یونین یا کسی ریاست یا بھارت کے علاقے کے اندر یا بھارت کی حکومت کے زیر اختیار یا حکومت کی ملکیتی یا زیر اختیار کسی کارپوریشن کے امور سے متعلق سرکاری ملازمتوں اور عہدوں پر مقرر کیے گئے ہوں، ملازمت میں بھرتی اور شرائط ملازمت کے بارے میں انتظامی ٹریبونل کے ذریعے تنازعات وشکایات کے تصفیہ یا سماعت کے لیے توضیع کرسکے گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل امور کے لیے توضیع کی جاسکے گی،—

(الف) یونین کے لیے انتظامی ٹریبونل کا اور ہر ریاست کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے علاحدہ انتظامی ٹریبونل کا قیام عمل میں لانا؛

(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کرسکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جن میں قانون میعاد سماعت کی توضیعات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیع کرنا جن پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوا تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو فقرہ (1) میں متذکرہ تنازعات

وشکایات کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ) مذکورہ ٹریبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعویٰ جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی توضیع کرنا؛

(و) دفعہ 371د کے فقرہ (3) کے تحت صدر کے صادر کیے ہوئے کسی حکم کو منسوخ کرنا یا اس میں ترمیم کرنا؛

(ز) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات (جن میں فیس کی توضیعات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو پارلیمنٹ مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(3) اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیعات موثر ہوں گی۔

دیگر امور کے لیے ٹریبونل۔

323ب۔ (1) متعلقہ مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ فقرہ (2) میں مصرحہ تمام امور یا ان میں سے کسی ایسے امر کی نسبت جن کے بارے میں مذکورہ مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو تنازعات، شکایات یا جرائم کے ٹریبونل کے ذریعے تصفیے یا سماعت کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ امور حسب ذیل پر مشتمل ہوں گے، یعنی:-

(الف) کوئی ٹیکس عائد کرنا، اس کی تشخیص، وصولی اور اس کا نفاذ؛

(ب) زر مبادلہ، کسٹم کی حدود کے آرپار درآمد اور برآمد؛

(ج) صنعتی اور مزدوروں کی نسبت تنازعات؛

(د) آراضی اصلاحات جو دفعہ 31الف میں تعریف کے مطابق کسی املاک کے یا ان میں کسی حقوق کے ریاست کے ذریعہ حصول یا ایسے حقوق کے زائل یا ان میں تبدیلی کرنے یا زرعی اراضی کی حد مقرر کرنے کے طریق کے طور پر یا کسی دیگر طریق پر کی جائیں؛

(ہ) شہری جائیداد کی انتہائی حد مقرر کرنا؛

(و) پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان یا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات لیکن اس میں ایسے امور شامل نہیں ہیں جن کا دفعہ 329 اور دفعہ 329الف میں حوالہ دیا گیا ہے؛

(ز) غذائی اجناس (جن میں کھانے کے تیل اور ان کے بیج شامل ہیں) اور ایسی دیگر اشیا کی، جن کی نسبت صدر بذریعہ سرکاری اعلان قرار دے کہ وہ اس دفعہ کی اغراض کے لیے لازمی اجناس ہیں، پیداوار، حصول، فراہمی و تقسیم اور مذکورہ اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی رکھنا؛

(ح) کرایہ، اس کی ضابطہ بندی اور نگرانی اور کرایہ داری کے مسائل جن میں مالک مکان اور کرایہ داروں کا حق، ٹائٹل اور مفاد شامل ہے؛

(ط) ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ح) میں مصرحہ امور کی نسبت قوانین کے خلاف جرائم اور ان امور میں سے کسی کی نسبت فیس؛

(ی) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ط) میں مصرحہ امور کے ضمن میں آتا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل توضیع کی جاسکے گی —

(الف) ٹریبونل کے نظام کا قیام عمل میں لانا؛

(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کرسکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جس میں قانون میعاد سماعت کی نسبت توضیعات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیع کرنا جس پر متذکرہ ٹربیونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوائے تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو متذکرہ ٹربیونل کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ) مذکورہ ٹویبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹربیونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعوے جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹربیونل کو منتقل کرنے کی نسبت توضیع کرنا؛

(و) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات (جن میں فیس کے متعلق توضیعات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو متعلقہ مجلس قانون ساز مذکورہ ٹربیونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(4) اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیعات موثر ہوں گی۔

تشریح:-اس دفعہ میں کسی امر سے متعلق مجلس قانون ساز سے پارلیمنٹ یا، جیسی کہ صورت ہو، کوئی ایسی ریاستی مجلس قانون ساز مراد ہے جو اس امر کی نسبت حصہ XI کی توضیعات کے مطابق قوانین بنانے کی مجاز ہو۔

حصہ 15

انتخابات

انتخابات کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی انتخابی کمیشن میں مرکوز ہوں گی۔

324-(1)اس آئین کے تحت پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی مجلس قانون ساز کے لیے ہونے والے تمام انتخابات اور صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی ایک کمیشن میں مرکوز ہو گی (جس کو اس آئین میں انتخابی کمیشن کہا گیا ہے)۔

(2) انتخابی کمیشن اعلیٰ انتخابی کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں کی، اگر کوئی ہوں، ایسی تعداد پر مشتمل ہو گا جس کا صدر وقتاً فوقتاً تعین کرے اور انتخابی کمشنروں کا تقرر اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع صدر کرے گا۔

(3) جب کسی دیگر کمشنر کا اس طرح تقرر ہو تو اعلیٰ انتخابی کمشنر انتخابی کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے کام کرے گا۔

(4) لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر انتخاب سے پہلے اور ہر ریاست کی قانون ساز کونسل کے، جس میں ایسی کونسل ہو، پہلے عام انتخاب سے قبل اور اس کے بعد دو سالہ انتخاب سے قبل انتخابی کمیشن سے مشورہ کرنے کے بعد صدر ایسے علاقائی کمشنروں کا بھی تقرر کر سکے گا جن کو وہ کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد دینے کے لیے ضروری سمجھے۔

(5) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع انتخابی کمشنروں اور علاقائی کمشنروں کی شرائط ملازمت اور ان

کے عہدہ پر رہنے کی معیاد ایسی ہو گی جن کا صدر قاعدہ کے ذریعہ تعین کرے:

بشرطیکہ اعلیٰ انتخابی کمشنر کو اس طریقہ کے سوا جس کے بموجب اور ان وجوہ کے بغیر جن کی بنا پر سپریم کورٹ کے کسی جج کو علاحدہ کیا جا سکتا ہے، اس کے عہدے سے علاحدہ نہیں کیا جائے گا اور اعلیٰ انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہیں کی جائے گی جو اس کے ناموافق ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی دیگر انتخابی کمشنر یا علاقائی کمشنر کو اعلیٰ انتخابی کمشنر کے مشورہ کے بغیر عہدہ سے علاحدہ نہ کیا جائے گا۔

(6) صدر یا کسی ریاست کا گورنر، جب انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے، انتخابی کمیشن یا علاقائی کمشنر کے لیے ایسا عملہ مہیا کرے گا جو کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ضروری ہو۔

کوئی شخص مذہب، نسل، ذات یا جنس کی بنا پر فہرست انتخاب میں شامل کیے جانے کے لیے نااہل نہ ہو گا اور نہ ہی وہ ادعا کرے گا کہ اس کو کسی خصوصی فہرست انتخاب میں شامل کیا جائے۔

325- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے انتخاب کے لیے ہر علاقائی حلقہ انتخاب کی ایک عام انتخابی فہرست ہو گی اور کوئی شخص محض مذہب، نسل، ذات، جنس یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی ایسی فہرست میں شامل ہونے کے لیے نااہل نہ ہو گا اور نہ وہ ادعا کرے گا کہ اس کو کسی ایسے حلقہ انتخاب کی کسی خصوصی انتخابی فہرست میں شامل کیا جائے۔

لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے لیے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے۔

326- لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے یعنی ہر شخص جو بھارت کا شہری ہو اور اس تاریخ پر جو متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائے، اٹھارہ سال کی عمر سے کم نہ ہو اور اس آئین یا متعلقہ مجلس قانون ساز

کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت عدم سکونت، فتور عقل، جرم یا رشوت ستانی یا بدعنوانی کی بنا پر نااہل نہ ہو، کسی ایسے انتخاب میں رائے دہندہ کی حیثیت سے درج فہرست کیے جانے کا مستحق ہو گا۔

پارلیمنٹ کو قانون ساز ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔

327-اس آئین کی توضیعات کی تابع، پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیع کر سکے گی جن میں انتخابی فہرستوں کی تیاری، انتخابی حلقوں کی حد بندی اور وہ جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسی مجلس قانون ساز کے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔

328-اس آئین کی توضیعات کے تابع اور جب تک پارلیمنٹ اس بارے میں توضیع نہ کرے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیع کر سکے گی جس میں انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ایسے جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوان یا ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

انتخابی امور میں عدالتوں کی مداخلت پر امتناع۔

329-اس آئین میں کسی امر کے باوجود—

(الف) کسی ایسے قانون کے جواز پر جو انتخابی حلقوں کی حد بندی یا ایسے انتخابی حلقوں کے لیے نشستیں مختص کرنے سے متعلق دفعہ 327 یا دفعہ 328 کے تحت بنایا گیا ہو یا بنایا گیا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے لیے کسی انتخاب پر کسی عدالت میں اعتراض انتخابی درخواست کے سوا نہ کیا جائے گا جو ایسے حاکم کو ایسے طریقہ سے پیش ہو جس کے بارے میں متعلقہ مجلس قانون ساز کے

بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کی جائے۔

329الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 36 کے ذریعہ 20.6.1979 سے حذف۔

حصہ 16

بعض طبقوں سے متعلق خصوصی توضیعات

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لئے لوک سبھامیں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

330-(1)لوک سبھامیں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

(الف)درج فہرست ذاتوں کے لیے؛

(ب) آسام کے خوداختیاری اضلاع کے درج فہرست قبیلوں کو چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لئے؛اور

(ج) آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کے لیے۔

(2) ان نشستوں کی تعداد کا جودرج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبیلوں کے لیے فقرہ(1) کے تحت کسی ریاست یا یونین علاقہ میں محفوظ کی جائیں ان نشستوں کی کل تعداد سے جواس ریاست یا یونین علاقہ کولوک سبھامیں مختص کی جائیں تقریباًوہی تناسب ہو گا جو درج فہرست ذاتوں کی آبادی کا اس ریاست یا یونین علاقہ میں یا درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا اس ریاست یا یونین علاقہ میں یا اس ریاست یا یونین علاقہ کے جزمیں، جیسی کہ صورت ہو، جس کی بابت نشستیں اس طرح محفوظ کی جائیں اس ریاست یا یونین علاقہ کی کل آبادی میں ہے۔

(3) فقرہ (2) میں مندرج کسی امر کے باوجود ان نشستوں کی تعداد کا جو آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کے لیے لوک سبھا میں محفوظ کی جائیں ان

نشستوں کی کل تعداد سے جو اس ریاست کو مختص کی جائیں، ایسا تناسب ہو گا جو اس تناسب سے کم نہ ہو گا جو مذکورہ خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا ریاست کی کل آبادی سے ہو۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 332 میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشر طیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

لوک سبھا میں اینگلو انڈین فرقہ کی نمائندگی۔

331- دفعہ 81 میں کسی امر کے باوجود صدر، اگر اس کی رائے ہو کہ اینگلو انڈین فرقہ کی لوک سبھا میں کافی نمائندگی نہیں ہے تو، اس فرقہ کے زیادہ سے زیادہ دو ارکان کو لوک سبھا کے لیے نامزد کر سکے گا۔

ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ۔

332-(1) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست ذاتوں کے لیے اور آسام کے خود اختیاری ضلعوں کے درج فہرست قبیلوں کو چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی۔

(2) ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری اضلاع کے لیے بھی نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

(3) ان نشستوں کی تعداد کا جو درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبیلوں کے لیے فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں محفوظ کی جائیں اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد سے، جہاں تک ہو سکے وہی تناسب ہو گا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں کی آبادی کا یا اس ریاست یا اس کے جز میں، جیسی کہ صورت ہو، درج

فہرست قبیلوں کی آبادی کا، جس کی بابت نشستیں اس طرح محفوظ کی جائیں، اس ریاست کی آبادی میں ہے۔

(3الف) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود سن 2026ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر اروناچل پردیش، میگھالیہ، میزورم اور ناگالینڈ ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشست ایسی کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی وہ —

(الف) اگر آئین (ستاونویں ترمیم) ایکٹ، 1987 کے نافذ ہونے کی تاریخ کو ایسی ریاست کی موجودہ قانون ساز اسمبلی میں (جسے اس فقرہ میں اس کے بعد موجودہ قانون ساز اسمبلی کہا گیا ہے) سبھی نشستیں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے ذریعہ رکھی ہوئی ہیں تو ایک نشست کو چھوڑ کر سبھی نشستیں ہوں گی؛ اور

(ب) کسی دیگر حالت میں اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب نشستوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہو گا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی (مذکورہ تاریخ کو اس طرح موجود) تعداد کا تناسب موجودہ قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(3ب) فقرہ (3) میں کسی امر کے باجود سن 2026ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر تری پورہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشستیں اس موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی، وہ اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب جگہوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہو گا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی

آئین (بہترویں ترمیم) ایکٹ،1992 کے ذریعہ نافذ ہونے کی تاریخ کو اس طرح موجودہ تعداد کا تناسب مذکورہ تاریخ کو اس قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(4) ان نشستوں کی تعداد کا جو ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ کی جائیں اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ایسا تناسب ہو گا جو اس ضلع کی آبادی اور اس ریاست کی کل آبادی کے تناسب سے کم نہ ہو۔

(5) آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ نشستوں کے لیے انتخابی حلقوں میں اس ضلع کے باہر کا کوئی رقبہ شامل نہ ہو گا۔

(6) کوئی شخص جو ریاست آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے کسی درج فہرست قبیلہ کا رکن نہ ہو اس ضلع کے کسی حلقہ انتخاب سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں انتخاب کے قابل نہ ہو گا:

بشرطیکہ آسام ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع میں شامل انتخابی حلقوں میں درج فہرست قبائل اور غیر درج فہرست قبائل کی نمائندگی، جیسے اس طرح مطلع کیا گیا تھا اور بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کی تشکیل کے قبل موجود تھی، بنائی رکھی جائے گی۔

ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی۔

333-دفعہ 170 میں کسی امر کے باوجود کسی ریاست کا گورنر اگر اس کی رائے ہو کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی کی ضرورت ہے اور اس میں اس کی کافی نمائندگی نہیں ہے تو اس فرقے کے ایک رکن کو اسمبلی کے لیے نامزد کرے گا۔

نشستوں کے تحفظ اور خصوصی نمائندگی کا ستّر سال بعد ختم ہو جانا۔

334-اس حصہ میں مندرجہ بالا توضیعات کے باوجود اس آئین کی توضیعات جو —

(الف) لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج

فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ کرنے؛اور

(ب)لوک سبھااور ریاستوں کی قانون سازاسمبلیوں میں نامزدگی کے ذریعے اینگلوانڈین فرقے کی نمائندگی سے متعلق ہیں،

اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ستّر سال کی مدت کے منقضی ہوجانے پر نافذنہ رہیں گی:

ملازمتوں اور عہدوں پردرج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ادعا۔

335-یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں پر تقررات کرنے میں نظم ونسق کی کارکردگی برابر قائم رکھتے ہوئے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے ادعا کالحاظ کیاجائے گا:

بشرطیکہ اس دفعہ کا کوئی امر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے مفادمیں یونین یا کسی ریاست کے امور سے متعلق ملازمتوں کی کسی قسم یا قسموں میں یا عہدوں پر ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لئے، کسی امتحان میں اہلیت کے لئے ضروری نمبروں میں رعایت دینے یااس کی سطح کم کرنے کے لئے توضیعات کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

بعض ملازمتوں میں اینگلوں انڈین فرقے کے لیے خصوصی توضیع۔

336-(1)اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعداس کے پہلے دوسال کے دوران اینگلوانڈین فرقے کے ارکان کے تقررات ریلوے، کسٹم، ڈاک وتار کی یونین ملازمتوں میں عہدوں پراسی بناپر کیے جائیں گے جس پر پندرہ اگست،1947ءسے عین قبل کیے جاتے تھے۔

بعد کے آنے والے دو سال کی ہر مدت کے دوران مذکورہ ملازمتوں میں اس فرقے کے ارکان کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کی تعداد عین ماقبل کے دوسال کی مدت کے دوران اس طرح محفوظ کی ہوئی تعداد سے جہاں تک ہوسکے دس فیصد کم ہوگی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسے

تحفظات ختم ہو جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کا کوئی امر اس فقرہ کے تحت اینگلو انڈین فرقے کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کے سوا یا ان کے علاوہ دوسرے عہدوں پر اس فرقے کے ارکان کے تقررات میں مانع نہ ہو گا اگر ایسے ارکان قابلیت کی بنا پر دوسرے فرقوں کے ارکان کے مقابلہ میں مقرر ہونے کے اہل پائے جائیں۔

اینگلو انڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیمی رقمی منظوریوں کی بابت خصوصی توضیع۔

337-اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے تین مالیاتی سالوں کے دوران یونین اور ہر ایک ریاست اینگلو انڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیم کی بابت اتنی ہی رقمی منظوریاں، اگر کوئی ہوں، دے گی جتنی 31 مارچ، 1948 پر ختم ہونے والے مالیاتی سال میں دی گئی تھیں۔

بعد کے آنے والے تین سال کی ہر مدت کے دوران رقمی منظوریاں عین ماقبل کے تین سال کی مدت کی رقمی منظوریوں سے دس فیصدی کم ہوں گی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسی رقمی منظوریاں جس حد تک وہ اینگلو انڈین فرقے کے لیے خصوصی رعایت ہوں، ختم ہو جائیں گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی تعلیمی ادارہ اس دفعہ کے تحت کسی رقمی منظوری کے پانے کا مستحق نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس میں کم سے کم چالیس فیصدی سالانہ داخلے اینگلو انڈین فرقے کے سوا دوسرے فرقوں کے ارکان کو دیے جاتے ہوں۔

درج فہرست ذاتوں کے لئے قومی کمیشن۔

338-(1) درج فہرست ذاتوں کے لیے ایک کمیشن ہو گا جو درج فہرست ذاتوں کے لیے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعے اس تئیں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر

مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ—

(الف) درج فہرست ذاتوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) درج فہرست ذاتوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) درج فہرست ذاتوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہئیں اور درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون

صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:-

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اسکی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سر کار درج فہرست ذاتوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

(10) اس دفعہ میں درج فہرست قبیلوں کے لیے ہدایت کا یہ مطلب سمجھا جائے گا کہ اس میں [1][ایسے دیگر پسماندہ طبقوں کے لیے ہر ہدایت، جن کی صدر دفعہ 340 کے فقرہ (1) کے تحت متعین کمیشن کی رپورٹ کو حاصل کرنے پر حکم کے ذریعہ صراحت کرے،] اور اینگلوانڈین فرقے کے لیے ہدایت بھی ہے۔

درج فہرست قبیلوں کے لیے قومی کمیشن۔

338الف۔ (1) درج فہرست قبیلوں کے لئے ایک کمیشن ہو گا جو درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعہ اس تئیں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ—

(الف) درج فہرست قبیلوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سر کار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے

1۔ آئین (ایک سو دوویں ترمیم) ایکٹ، 2018 کے ذریعہ حذف۔

اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) درج فہرست قبیلوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) درج فہرست قبیلوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہییں اور درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائے گا اور

اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی: —

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست قبیلوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

پسماندہ طبقات کے لیے قومی کمیشن۔

338ب۔ (1) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے لیے ایک کمیشن ہو گا جو سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے لیے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعہ اس تیئں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر

مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر، قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ۔

(الف) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کی سماجی اور معاشی ترقی میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہئیں اور سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے تحفظ، بہبود اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے تحفظ، بہبود، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ

کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6)صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نا منظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل ریاستی حکومت کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائے گی اور اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نا منظور کی گئی ہے تو نا منظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریح یادداشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا فقرہ(5) کے ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:۔

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرنا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکاری سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور درج فہرست قبیلوں کی بہبودی پر یونین کی نگرانی۔

339-(1) صدر، ریاستوں کے درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور قبیلوں کے مفاد کے بارے میں رپورٹ دینے کے لیے کمیشن کا تقرر حکم کے ذریعہ کسی بھی وقت اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر کرسکے گا۔

حکم میں کمیشن کی بناوٹ، اختیارات اور ضابطے واضح کیے جاسکیں گے اور اس میں ایسی ضمنی یا معاون توضیع مندرج ہوسکے گی جنہیں صدر ضروری یا پسندیدہ سمجھے۔

(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی توسیع کسی ریاست کو ایسی ہدایت دینے تک ہوگی جو اس ریاست کے درج فہرست قبیلوں کے مفاد کے لیے ہدایت میں ضروری بتائے گئے منصوبوں کے بنانے اور تکمیل کے بارے میں ہے۔

پسماندہ طبقوں کے حالات کی تفتیش کرنے کے لیے ایک کمیشن کا تقرر۔

340-(1) صدر، حکم کے ذریعہ بھارت کے علاقہ کے اندر سماجی اور تعلیمی اعتبار سے پسماندہ طبقوں کے حالات اور ان دقتوں کی، جو ان کو اٹھانی پڑتی ہیں، تفتیش کرنے اور ان تدابیر کے بارے میں جو یونین یا کسی ریاست کو ایسی دقتوں کو رفع کرنے اور ان کے حالات کو سدھارنے کے لیے کرنی چاہئیں اور ان رقمی منظوریوں کی بابت جو یونین یا کسی ریاست کو اس غرض کے لیے دینی چاہئیں اور ان شرائط کی بابت جن کے تابع ایسی رقمی منظوریاں دینی چاہئیں، سفارش کرنے کے لیے ایسے اشخاص پر مشتمل، جن کو وہ موزوں خیال کرے، ایک کمیشن کا تقرر کرسکے گا اور اس حکم میں جس سے اس کمیشن کا تقرر

کیا جائے اس طریق کار کا تعین کیا جائے گا جس کے مطابق کمیشن عمل کرے گا۔

(2) اس طرح تقرر کیا ہوا کمیشن ان امور کی تفتیش کرے گا جو اس کے سپرد کیے جائیں اور صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا جس میں وہ واقعات درج ہوں گے جن کا اس کو علم ہو اور ایسی سفارشات کی جائیں گی جو وہ مناسب خیال کرے۔

(3) صدر، اس طرح پیش کی ہوئی رپورٹ کی ایک نقل، ایک یادداشت کے ساتھ جس میں اس پر کی ہوئی کارروائی کی وضاحت کی گئی ہو، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

درج فہرست ذاتیں۔

341-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اور اگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورہ کے بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں یا ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کرسکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے ایسی ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں کسی ذات، نسل یا قبیلہ کو یا کسی ذات، نسل یا قبیلہ کے حصہ کو یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کرسکے گی لیکن متذکرہ بالا طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں سے کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

درج فہرست قبیلے۔

342-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اور اگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورے کے

بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان قبیلوں، یا قبائلی فرقوں یا قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کرسکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے اس ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو۔

(2)پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست قبیلوں کی فہرست سے کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ یا کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ کے حصہ یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کرسکے گی لیکن متذکرہ طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

حصہ 17

سرکاری زبان

باب1۔یونین کی زبان

یونین کی سرکاری زبان۔

343-(1)یونین کی سرکاری زبان دیونا گری رسم الخط میں ہندی ہو گی۔

یونین کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل بھارتی ہندسوں کی بین الاقوامی شکل ہو گی۔

(2)فقرہ(1)میں کسی امر کے باوجود،اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت تک انگریزی زبان کا استعمال یونین کی ان سب اغراض کے لیے برقرار رہے گا جس کے لیے وہ ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہو رہی تھی:

بشرطیکہ صدر،مذکورہ مدت کے اندر یونین کی سرکاری اغراض میں سے کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے علاوہ ہندی زبان اور ہندسوں کی بین الاقوامی شکل کے علاوہ ہندسوں کی دیونا گری شکل کے استعمال کو بذریعہ حکم مجاز کر سکے گا۔

(3)اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود،پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ پندرہ سال کی مذکورہ مدت کے بعد۔

(الف)انگریزی زبان،یا

(ب)ہندسوں کی دیونا گری شکل،

ایسی اغراض کے لیے استعمال کرنے کی، جن کی صراحت اس قانون میں کی جائے، توضیع کرسکے گی۔

سر کاری زبان کے لیے کمیشن اور پارلیمنٹ کی کمیٹی۔

344-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کے منقضی ہونے پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضی ہونے پر، بذریعہ حکم، ایک کمیشن تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور آٹھویں فہرست بند میں مصرحہ مختلف زبانوں کی نمائندگی کرنے والے ایسے دوسرے ارکان پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر صدر کرے اور اس حکم میں اس طریق کار کا تعین ہو گا جس کے مطابق کمیشن کام کرے گا۔

(2) اس کمیشن کا فرض ہو گا کہ وہ حسب ذیل امور کے بارے میں صدر سے سفارشات کرے -

(الف) یونین کی سر کاری اغراض کے لیے ہندی زبان کا بتدریج استعمال؛

(ب) یونین کی تمام سر کاری اغراض یا کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے استعمال پر پابندیاں؛

(ج) دفعہ 348 میں متذکرہ تمام اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کی جانے والی زبان؛

(د) یونین کی ایک یا زیادہ مصرحہ اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل؛

(ہ) یونین کی سر کاری زبان اور یونین اور کسی ریاست یا ایک ریاست اور دوسری ریاست کے مابین مراسلت کی زبان اور ان کے استعمال سے متعلق صدر کی جانب سے کمیشن سے رجوع ہوا کوئی دیگر امر۔

(3) فقرہ (2) کے تحت اپنی سفارشات کرتے وقت کمیشن بھارت کی صنعتی، ثقافتی اور سائنسی ترقی کا اور سر کاری ملازمتوں کے بارے میں ان رقبوں کے اشخاص کے جائز حقوق اور مفادات کا، جہاں ہندی نہیں بولی جاتی، مناسب لحاظ کرے گا۔

(4) تیس ار کان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جن میں سے بیس لوک سبھاکے ار کان اور دس راجیہ سبھاکے ار کان ہوں گے جن کو لوک سبھاکے ار کان اور راجیہ سبھا کے ار کان تناسبی نمائند گی کے طریقہ کے مطابق واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ منتخب کریں گے۔

(5) کمیٹی کا فرض ہو گا کہ فقرہ (1) کے تحت تشکیل دئے ہوئے کمیشن کی سفارش کی جانچ کرے اور صدر کو ان پر اپنی رائے کی نسبت رپورٹ پیش کرے۔

(6) دفعہ 343 میں کسی امر کے باوجود، فقرہ (5) میں متذ کرہ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد صدر، اس پوری رپورٹ یا اس کے کسی جز کے بموجب ہدایات جاری کر سکے گا۔

باب 2

علاقائی زبانیں

ریاست کی سر کاری زبان یا زبانیں۔

345- دفعات 346 اور 347 کی توضیعات کے تابع ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، اس ریاست میں استعمال ہونے والی کسی ایک یا زیادہ زبانوں یا ہندی کو اس زبان یا ان زبانوں کی حیثیت سے اختیار کر سکے گی جس کا یا جن کا اس ریاست کی تمام سر کاری اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کیا جانا ہو:

بشر طیکہ جب تک اس ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دیگر طور پر توضیع نہ کرے انگریزی زبان ان سر کاری اغراض کے لیے اس ریاست کے اندر استعمال ہوتی رہے گی جن کے لیے وہ اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہوتی تھی۔

346-وہ زبان جس کا یونین میں سرکاری اغراض کے لیے استعمال فی الوقت مجاز کیا گیا ہے ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست اور کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہو گی:

ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست یا کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان۔

بشرطیکہ اگر دو یا زیادہ ریاستیں متفق ہو جائیں کہ ہندی زبان ایسی ریاستوں کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہو گی تو وہ زبان ایسی مراسلت کے لیے استعمال ہو سکے گی۔

347-اس بارے میں مطالبہ کیے جانے پر صدر، اگر وہ مطمئن ہو کہ کسی ریاست کی آبادی سے قابل لحاظ تناسب کی خواہش ہے کہ وہ ریاست کی کسی زبان کے استعمال کو جس کو وہ بولتے ہیں، تسلیم کرے تو ہدایت کر سکے گا کہ ایسی زبان بھی اس ریاست بھر میں یا اس کے کسی حصہ میں اس غرض کے لیے، جس کی وہ صراحت کرے، سرکاری طور پر تسلیم کر لی جائے۔

اس زبان کے متعلق خصوصی توضیع جسے ریاست کی آبادی کا ایک حصہ بولتا ہو۔

باب3

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ وغیرہ کی زبان

348-(1)اس حصہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے -

زبان جو سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ میں اور ایکٹوں اور بلوں وغیرہ کے لیے استعمال ہو گی۔

(الف) سپریم کورٹ اور ہر عدالت العالیہ میں ساری کارروائی انگریزی زبان میں ہو گی؛

(ب)مستند متن —

(i) ان سب بلوں یا ان کی ترمیمات کا جو پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں میں پیش کیے جائیں یا ان کی تحریک کی جائے،

(ii) ان سب ایکٹوں کا جو پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہوں اور ان سب آرڈیننسوں کا جن کا صدر یا کسی ریاست کا گورنر بذریعہ اعلان نافذ کرے، اور

(iii) ان سب احکام، قواعد، دساتیر العمل اور ذیلی قوانین کا جو اس آئین کے تحت یا پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت اجرا ہوں،

انگریزی زبان میں ہو گا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر صدر کی ماقبل منظوری سے ہندی زبان یا کسی دوسری زبان کو جو اس ریاست کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال ہوتی ہو، اس عدالت العالیہ کی کاروائی میں جس کا صدر مقام اس ریاست میں ہو، استعمال کرنے کا مجاز کر سکے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، ڈگری یا حکم پر نہ ہو گا جو ایسی عدالت العالیہ صادر کرے یا دے۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کے باوجود، جہاں ریاست کی مجلس قانون ساز نے انگریزی زبان کے سوا کسی اور زبان کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش شدہ بلوں یا اس کے منظور کیے ہوئے ایکٹوں یا اس ریاست کے گورنر کی جانب سے بذریعہ اعلان نافذ کیے ہوئے آرڈیننسوں یا اس ذیلی فقرہ کے پیرا (iii) میں متذکرہ کسی حکم، قاعدہ، دستور العمل یا ذیلی قانون میں استعمال کے لیے مقرر کیا ہو تو انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ جو اس ریاست کے گورنر کے اختیار سے اس ریاست کے سرکاری گزٹ میں شائع

ہو،اس دفعہ کے تحت انگریزی زبان میں ان کا مستند متن متصور ہو گا۔

زبان سے متعلق بعض قوانین وضع کرنے کا خاص طریق کار۔

349-اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی ایسا بل پیش ہو گا نہ اس میں ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 348 کے فقرہ (1) کی متذکرہ اغراض میں سے کسی غرض کے لیے استعمال ہونے والی زبان کی نسبت توضیع درج ہو اور صدر جب تک دفعہ 344 کے فقرہ (1) کے تحت تشکیل دیئے ہوئے کمیشن کی سفارشات اور اس دفعہ کے فقرہ (4) کے تحت دی ہوئی رپورٹ پر غور نہ کرلے، کسی ایسے بل کو پیش کرنے اور کسی ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے بارے میں اپنی منظوری نہ دے گا۔

باب 4

خاص ہدایتیں

شکایتوں کے ازالہ کی درخواستوں میں استعمال ہونے والی زبان۔

350-ہر شخص کو کسی شکایت کے ازالہ کے لیے یونین یا کسی ریاست کے کسی عہدہ دار یا حاکم کو ان زبانوں میں سے کسی زبان میں جو یونین یا اس ریاست میں، جیسی کہ صورت ہو، استعمال ہوں عرض داشت پیش کرنے کا حق ہو گا۔

ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی سہولتیں۔

350الف۔ ہر ریاست اور اس ریاست کے اندر ہر مقامی حاکم کی کوشش ہو گی کہ لسانی اقلیتی زمروں سے تعلق رکھنے والے بچوں کو تعلیم کے ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی کافی سہولتیں مہیا کرے اور صدر، کسی ریاست کو ایسی ہدایتیں اجرا کر سکے گا جو ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے وہ ضروری یا مناسب سمجھے۔

لسانی اقلیتوں کے لیے خاص عہدیدار۔

350ب۔(1) لسانی اقلیتوں کے لیے ایک خاص عہدہ دار ہو گا جس کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) اس خاص عہدے دار کا فرض ہو گا کہ اس آئین کے تحت لسانی اقلیتوں کے لیے دیئے ہوئے تحفظات کے متعلق سب امور کی تفتیش کرے اور صدر کو ان امور پر ایسے وقفوں سے، جن کی صدر ہدایت دے، رپورٹ کرے اور صدر ایسی ساری رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان میں پیش کروائے گا اور متعلقہ ریاستوں کی حکومتوں کو بھجوائے گا۔

ہندی زبان کو فروغ دینے کے لیے ہدایت۔

351-یونین کا یہ فرض ہو گا کہ ہندی زبان کی اشاعت کو فروغ دے تا کہ وہ بھارت کی ملی جلی تہذیب کے تمام عناصر کے لیے اظہار خیال کے ذریعہ کے طور پر کام آئے اور اس کے مزاج میں دخل انداز ہوئے بغیر ہندوستانی اور آٹھویں فہرست بند میں مندرجہ بھارت کی دوسری زبانوں میں استعمال ہونے والی تراکیب، اسلوب اور اصطلاحات کو جذب کر کے اور، جہاں بھی ضروری ہو یا مناسب ہو، اس کے ذخیرہ الفاظ کے لیے اولاً سنسکرت اور ثانیاً دوسری زبانوں سے اخذ کر کے اس کو مالا مال کرے۔

حصہ 18

ہنگامی حالت سے متعلق توضیعات

ہنگامی حالت کا اعلان نامہ۔

352-اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی شدید ہنگامی حالت موجود ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ، بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے تو وہ اعلان نامہ کے ذریعہ پورے بھارت یا اس کے کسی علاقے کی نسبت، جس کی اعلان نامہ میں صراحت کی گئی ہو، اس منشا کا ایک اعلان کر سکے گا۔

تشریح:-ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ جس میں یہ قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملے یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے حقیقی طور پر جنگ یا ایسا کوئی حملہ یا بغاوت واقع ہونے سے پہلے کیا جا سکے گا جب کہ صدر مطمئن ہو کہ اس کے واقع ہونے کا فوری خطرہ ہے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کو مابعد اعلان نامہ سے تبدیل یا منسوخ کیا جا سکے گا۔

(3) صدر تب تک فقرہ (1) کے تحت اعلان نامہ یا ایسے اعلان نامہ میں تبدیلی کا اعلان جاری نہ کرے گا جب تک اسے یونین کابینہ (یعنی کابینہ جو دفعہ 75 کے تحت مقررہ وزیر اعظم اور کابینہ درجے کے

دیگر وزرا پر مشتمل ہو) کا یہ فیصلہ کہ ایسا اعلان نامہ جاری کیا جائے، تحریری طور پر موصول نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے تحت جاری کیا گیا ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا اور سابقہ اعلان نامہ کو منسوخ کرنے والے اعلان نامہ کے سوا اس کا نفاذ ایک مہینے کی مدت منقضی ہونے پر ختم ہو جائے گا تاوقتیکہ ایسی مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قرار داد کے ذریعے منظور نہ کیا جائے:

بشرطیکہ اگر ایسا اعلان نامہ (جو سابقہ اعلان نامہ منسوخ کرنے والا اعلان نامہ نہ ہو) اس وقت جاری کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی گئی ہو یا لوک سبھا کا توڑا جانا اس فقرہ میں محولہ ایک مہینے کی مدت کے دوران واقع ہو اور اگر اعلان نامہ کی منظوری کی قرار داد راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن لوک سبھا نے اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے منظور نہ کی ہو تو اسی تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کے ختم ہونے پر اعلان نامہ کا نفاذ ختم ہو جائے گا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرار داد کو منظور کر دے۔

(5) اس طرح منظور کیا گیا اعلان نامہ، جب تک کہ اسے منسوخ نہ کیا جائے، فقرہ (4) کے تحت اعلان نامہ کی منظوری کی دوسری قرار داد منظور ہونے کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور اتنی بار جتنی بار ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرار داد پارلیمنٹ کے دونوں ایوان منظور کرتے ہیں، ایسا اعلان نامہ بجز اس کے کہ منسوخ کیا جائے، اس تاریخ سے

جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتا، چھ مہینوں کی مزید مدت کے لیے نافذ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر چھ مہینوں کی کسی ایسی مدت کے دوران لوک سبھا کا توڑا جانا واقع ہو جائے اور ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرار داد کو راجیہ سبھا نے منظور کر دیا ہو لیکن مذکورہ مدت کے دوران لوک سبھا نے اسے منظور نہ کیا ہو تو ایسا اعلان نامہ اس تاریخ سے، جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا اگر مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرار داد کو منظور نہ کر دے۔

(6) فقرہ (4) اور (5) کی اغراض کے لیے کسی قرار داد کو پارلیمنٹ کا کوئی ایوان صرف اس ایوان کی کل رکنیت کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان کے موجود اور رائے دینے والے کم سے کم دو تہائی ارکان کی اکثریت سے منظور کرے گا۔

(7) متذکرہ فقروں میں درج کسی امر کے باوجود، صدر فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ کسی اعلان نامہ کو یا ایسے اعلان نامہ کو تبدیل کرنے والے کسی اعلان نامہ کو، اگر لوک سبھا ایسے اعلان نامہ کی نامنظوری کی یا اس کے نفاذ کو نا منظور کرنے کی قرار داد منظور کرے، منسوخ کر دے گا۔

(8) جب لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ اپنے دستخط سے ۔

(الف) اگر اجلاس جاری ہو تو اسپیکر کو؛ یا

(ب) اگر اجلاس جاری نہ ہو تو صدر کو،

اپنے اس منشا کا تحریری نوٹس دے کہ فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ

اعلان نامہ کے نفاذ کو یا اس اعلان نامہ کو بدلنے والے کسی نافذہ اعلان نامہ کو، جیسی کہ صورت ہو، نامنظور کرنے کی نسبت قرار داد پیش کی جانی چاہیئے تو اس صورت میں اسپیکر یا صدر کو، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے چودہ دن کے اندر اس قرار داد پر غور وخوض کرنے کے لیے ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

(9) صدر کو اس دفعہ کی رو سے جو اختیار عطا کیا گیا ہے، اس میں جب جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت ہو یا جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا فوری خطرہ ہو تو مختلف وجوہ کی بنا پر مختلف اعلان نامے اجرا کرنے کا اختیار شامل ہو گا خواہ فقرہ (1) کے تحت صدر کا پہلے ہی سے اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ موجود ہو یا نہ ہو اور ایسا اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا نہ ہو۔

ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کا اثر۔

353- جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو—

(الف) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو اس کے عاملانہ اختیار کے استعمال کرنے کے طریقے کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہو گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کے اختیار میں ایسے قوانین بنانا شامل ہو گا جن سے اس امر کی بابت یونین یا یونین کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کیے جائیں اور ان پر فرائض عائد کرنے کا مجاز کیا جائے باوجود اس کے کہ وہ ایسا امر ہو جو یونین فہرست میں درج نہیں ہے:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقہ کے صرف کسی ایک حصے کے لیے نافذ العمل ہو تو—

(i) فقرہ (الف) کے تحت ہدایت دینے کی نسبت یونین کے عاملانہ اختیار کی، اور

(ii)فقرہ (ب) کے تحت بنانے کے نسبت پارلیمنٹ کے اختیار کی،

ایسی ریاست کے علاوہ جس میں، یا جس کے کسی حصے میں، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو کسی دیگر ریاست پر بھی وسعت ہو گی اگر اور جہاں تک بھارت کو یا اس کے علاقے کے کسی حصہ کی سلامتی کو بھارت کے علاقے کے ایسے حصہ میں یا اس کے تعلق سے جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے سر گرمیوں کے سبب خطرہ در پیش ہے۔

آمدنی کی تقسیم کی نسبت توضیعات کا اطلاق اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو۔

354-(1)صدر، جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ دفعات 268 تا 279 کی تمام توضیعات یا ان میں سے کوئی توضیع اتنی مدت کے لیے جس کی صراحت اس حکم میں ہو اور جو بہر حال اس مالیاتی سال کے اختتام سے جس میں، ایسا اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، متجاوز نہ ہو گی، ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع، جن کو وہ مناسب خیال کرے، نافذ رہے گی۔

(2)ہر حکم جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

ریاستوں کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھنے کا یونین کا فرض۔

355-یونین کا فرض ہو گا کہ وہ ریاست کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھے اور اس کا اطمینان کرے کہ ہر ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق چلائی جاتی ہے۔

ریاستوں میں آئینی طریقوں کے ناکام ہو جانے کی حالت میں توضیعات۔

356-(1)اگر صدر کسی ریاست کے گورنر کی رپورٹ ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی تو صدر اعلان نامہ کے ذریعہ —

(الف)اس ریاست کی حکومت کے جملہ کارہائے منصبی یاان میں سے کسی کار منصبی کواوران جملہ اختیارات یاان میں سے کسی اختیار کوجو گورنریاریاست کی مجلس قانون ساز کے سوااس ریاست کی کسی جماعت یا حاکم میں مرکوزہویاجن کووہ استعمال کرسکتاہو خوداپنے ذمہ لے سکے گا؛

(ب) قرار دے سکے گا کہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعہ یااس کے اختیار سے کیاجائے گا؛

(ج)ایسی ضمنی اور نتیجی توضعیات کرسکے گاجو صدر کو اعلان نامہ کے مقاصد کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری یامناسب معلوم ہوں، جن میں ریاست میں کسی جماعت یا حاکم سے متعلق اس آئین کی توضیعات کے نفاذ کو کلی یاجزوی طور پر معطل کرنے کی توضیعات شامل ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر سے صدران اختیارات میں سے کسی اختیار کو جو عدالت العالیہ میں مرکوز ہوں یا جن کا استعمال وہ کرسکتی ہو، خوداپنے ذمہ لینے یاعدالت العالیہ سے متعلق اس آئین کی کسی توضیع کے نفاذ کو کلی یاجزوی طور پر معطل کرنے کامجاز نہ ہو گا۔

(2) کسی ایسے اعلان نامہ کو کسی مابعد اعلان نامہ سے منسوخ یاتبدیل کیاجاسکے گا۔

(3)اس دفعہ کے تحت ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش ہو گااور سوائے اس کے کہ وہ ایسااعلان نامہ ہو جس سے ماقبل اعلان نامہ منسوخ ہوتا ہو، دوماہ کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قراردادوں کے ذریعہ اس کو منظور کرلیا گیاہو:

بشرطیکہ اگر کوئی ایسااعلان نامہ (جو ماقبل اعلان نامہ کو منسوخ نہ کرتا ہو) اس وقت اجرا کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی جائے یا

لوک سبھا اس فقرہ میں محولہ دو ماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرار داد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہیگا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرار داد منظور کر دی ہو۔

(4) اس طرح منظور کیا ہوا اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اعلان نامہ کے اجرا کی تاریخ سے چھ ماہ منقضی ہونے کے بعد نافذ العمل نہ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی ایسے اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے پارلیمنٹ کے دونوں ایوان کوئی قرار داد منظور کریں، تو ایسا اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اس تاریخ سے، جس پر بصورت دیگر وہ اس فقرہ کے تحت نافذ العمل نہ رہتا، چھ ماہ کی مزید مدت تک نافذ رہے گا، لیکن ایسا کوئی اعلان نامہ بہر صورت تین سال سے زائد نافذ نہ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر لوک سبھا چھ ماہ کی ایسی کسی مدت کے دوران ٹوٹ جائے اور راجیہ سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کا نفاذ منظور کرتے ہوئے منظور کر دی ہو لیکن مذکورہ مدت میں لوک سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامے کے نافذ رکھنے کی نسبت منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو تیس دن کی مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا بجز اس کے

کہ تیس دن کی مذکورہ مدت کے قبل لوک سبھا نے بھی کوئی قرار داد اس اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے منظور کر دی ہو:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ پنجاب ریاست کی بابت 11/ مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کئے گئے اعلان نامہ کی صوت میں اس فقرہ کی پہلی شرط میں ''3سال'' کے لیے ہدایت کا اس طرح مطلب سمجھا جائے گا کہ جیسے وہ5سال کے لیے ہدایت ہو۔

(5) فقرہ (4) میں درج کسی امر کے باوجود فقرہ (3) کے تحت منظور کردہ کسی اعلان نامہ کے نفاذ کو ایسے اعلان نامہ کی تاریخ اجرا سے ایک سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد جاری رکھنے کی نسبت کوئی قرار داد پارلیمنٹ کا کوئی بھی ایوان منظور نہیں کرے گا بجز اس کے کہ۔

(الف) ایسی قرار داد منظور ہوتے وقت تمام بھارت میں یا کسی پوری ریاست یا اس کے کسی حصے میں، جیسی کہ صورت ہو، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ ہو، اور

(ب) انتخابی کمیشن نے اس امر کی تصدیق کی ہو کہ فقرہ (3) کے منظور شدہ اعلان نامہ کا مذکورہ قرارداد میں مصرحہ مدت کے دوران متعلقہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے عام انتخابات کروانے میں درپیش مشکلات کے باعث نافذ رہنا لازمی ہے:

لیکن اس فقرہ کی کوئی بات پنجاب ریاست کی بابت 11/ مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کیے گیے اعلان نامہ کو لاگو نہیں ہوگی۔

دفعہ 356 کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے تحت قانون سازی کے اختیارات کا استعمال۔

357-(1) جب دفعہ 356 کے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہو کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعے یا اس کے اختیار سے کیا جاسکے گا تو –

(الف) پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کا قوانین بنانے کا اختیار صدر کو عطا کرے اور صدر کو مجاز کرے کہ وہ ایسی شرائط کے تابع جن کا عائد کرنا وہ مناسب خیال کرے اس طرح عطا کیا ہوا اختیار کسی دیگر ایسے حاکم کو تفویض کرے جس کی صراحت وہ اس بارے میں کرے؛

(ب) پارلیمنٹ یا صدر یا دیگر حاکم کے لیے، جس میں ذیلی فقرہ (الف) کے تحت قوانین بنانے کا اختیار مرکوز ہو، جائز ہو گا کہ وہ ایسے قوانین بنائے جو یونین یا اس کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کریں اور ان پر فرائض عائد کریں یا اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کریں؛

(ج) صدر کے لیے جائز ہو گا کہ جب لوک سبھا کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو پارلیمنٹ سے مصارف کی منظوری ہونے تک ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے مصارف کرنے کا مجاز کرے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو ریاستی مجلس قانون ساز کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے پارلیمنٹ یا صدر یا فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی دیگر حاکم نے بنایا ہو جس کو پارلیمنٹ یا صدر یا ایسا دیگر حاکم دفعہ 356 کے تحت اعلان نامہ اجرا ہونے کے سوا بنانے کا مجاز نہ ہو تا تو اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہنے کے بعد بھی اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ اسے کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم نے بدلا یا منسوخ نہ کیا ہو یا اس میں ترمیم نہ کی ہو۔

ہنگامی حالت میں دفعہ 19 کی توضیعات کی معطّلی۔

358-جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ، جس میں قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی علاقہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملہ کی وجہ سے خطرہ درپیش ہے، نافذ العمل ہو تو دفعہ 19 کے کسی امر سے ریاست کا جس کی تعریف حصہ 3 میں کی گئی ہے کوئی ایسا قانون بنانے یا ایسی کوئی عاملانہ کارروائی کرنے کا اختیار محدود نہ ہو گا جس

کو اگر اس حصہ کی مندرجہ توضیعات نہ ہوتیں تو بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی، لیکن اس طرح بنایا ہوا کوئی قانون جواز نہ ہونے کی حد تک جونہی اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، نافذ نہیں رہے گا مگر ان امور کی بابت نافذ رہے گا جو اس قانون کے اس طرح نافذ نہ رہنے کے پہلے کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں پر یا جس کے کسی حصے میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو کوئی ایسا قانون وضع کیا جا سکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جا سکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے، بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(2) فقرہ (1) میں مندرجہ کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر نہ ہو گا —

(الف) کوئی ایسا قانون جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون، جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛ یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

ہنگامی حالت کے دوارن حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کی معطلی۔

359-(1) جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو صدر، حکم کے ذریعے قرار دے سکے گا کہ حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) ایسے حقوق کو جن کا اس حکم میں ذکر کیا جائے نافذ کرانے کے لیے کسی عدالت میں درخواست کرنے کا حق اور ایسے متذکرہ حقوق کے نافذ کرانے کے

لیے کسی عدالت میں زیر غور تمام کارروائی اس اعلان نامہ کے نفاذ کی مدت کے دوران یا اس سے کم کسی ایسی مدت کے لیے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، معطل رہے گی۔

(1الف) جب فقرہ (1) کے تحت صادر کیا گیا کوئی حکم، جس میں حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) کسی حق کا ذکر ہو، نافذ العمل ہو تو اس حصہ کے کسی امر سے جس سے وہ حقوق عطا ہوں، کسی ایسے قانون کے بنانے کا یا کوئی ایسی عاملانہ کارروائی کرنے کا جس کے بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی اگر اس حصہ میں مندرجہ توضیعات نہ ہوتیں ریاست کا اختیار جس کی حصہ مذکور میں صراحت ہے محدود نہ ہوگا لیکن اس طرح بنائے گئے کسی قانون کا نفاذ جونہی متذکرہ بالا حکم نافذ العمل نہ رہے سوائے ان امور کے، جو اس قانون کے نفاذ کے اس طرح موقوف ہوجانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، موقوف ہوجائے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں یا جس کے کسی حصہ میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو، کوئی ایسا قانون وضع کیا جاسکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے، بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(1ب) فقرہ (1الف) میں مندرج کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر نہ ہوگا—

(الف) کوئی ایسا قانون، جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی

حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

(2) متذکرہ بالا طریقہ پر صادر کیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق ہو سکے گا:

بشر طیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصے میں ہی نافذ العمل ہو تو اس صورت میں ایسا کوئی حکم بھارت کے علاقہ کے کسی دوسرے حصہ پر قابل اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ صدر، اس امر سے مطمئن ہوتے ہوئے کہ بھارت کے علاقہ کے اس حصے یا اس کی نسبت جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو، بھارت یا اس کے علاقے کے کسی حصے کی سلامتی کو سرگرمیوں کے سبب خطرہ درپیش ہے، ایسے اطلاق کو ضروری سمجھے۔

(3) ہر اس حکم کو جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو، اس کے صادر ہونے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

359الف۔ آئین (تریسٹھویں ترمیم) ایکٹ، 1989 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 6.1.1990 سے حذف۔

مالیاتی ہنگامی حالت کے متعلق توضیعات۔

360-(1) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کے مالی استحکام یا ساکھ کو خطرہ ہے تو وہ اس امر کا اقرار ایک اعلان نامہ کے ذریعہ کر سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کیا گیا اعلان نامہ —

(الف) بعد والے اعلان نامہ کے ذریعہ منسوخ یا تبدیل کیا جا سکے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا؛

(ج) دو ماہ کی مدت منقضی ہونے پر یہ نافذ العمل نہ رہے گا۔
بجز اس کے کہ مذکورہ مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بذریعہ قرارداد منظور کرلیا گیا ہو:

بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ اس وقت اجرا کیا جائے جبکہ لوک سبھا توڑ دی جائے یا لوک سبھا ذیلی فقرہ (ج) میں محولہ دو ماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرارداد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھا نے منظور کردی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے کوئی قرارداد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرارداد منظور کردی ہو۔

(3) اس مدت کے دوران جس میں کوئی ایسا اعلان نامہ جس کا ذکر فقرہ (1) میں ہے نافذ العمل ہو تو یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو مالیاتی مناسبت کے ایسے اصولوں پر عمل کرنے کی ہدایات دینے سے، جن کی صراحت ہدایات میں کی جائے اور ایسی دیگر ہدایات دینے سے متعلق ہوگا جن کو صدر اس غرض سے ضروری اور کافی تصور کرے۔

(4) اس آئین میں کسی امر کے باوجود —

(الف) ایسی کسی ہدایت میں شامل ہوسکے گی —

(i) کوئی توضیع جس سے امور ریاست کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی یافت اور الاؤنس میں کمی کرنے کا حکم دیا جائے؛

(ii) کوئی توضیع جس کی رو سے جملہ رقمی بلوں یا دوسرے بلوں

کو جن پر دفعہ 207 کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہونے کے بعد صدر کی منظوری کے لیے علاحدہ رکھ دینے کا حکم دیا جائے؛

(ب) اس مدت کے دوران جس میں اس دفعہ کے تحت مجریہ کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو، صدر کے لیے جائز ہو گا کہ وہ یونین کے امور کے سلسلے میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی جس میں سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے جج شامل ہیں، یافت اور الاؤنسوں میں کمی کرنے کی ہدایت دے۔